بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ یک شنبہ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۷/ ذیقعد ۱۴۱۲ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	رخصت کی درخواستیں	۳
۳۔	بجٹ بابت سال ۹۳-۱۹۹۲ء پر بہ حیثیت مجموعی عام بحث	۳
	(i) ملک محمد سرور خان کاکڑ	
	(ii) حاجی علی محمد نوتیزئی	
	(iii) میرباز محمد خان کھیتران	
	(iv) مسٹر ارجن داس بگٹی	

جناب اسپیکر — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ، نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ :- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لئے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۷ ذیقعد ۱۴۱۲ھ

بروز یک شنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت گیارہ بجے پر صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام وعلیکم۔ اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

یٰمَعۡشَرَ الۡجِنِّ وَ الۡاِنۡسِ اِنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ اَنۡ تَنۡفُذُوۡا مِنۡ اَقۡطَارِ

السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ فَانۡفُذُوۡا ؕ لَا تَنۡفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلۡطٰنٍ ۚ فَبِاَیِّ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرۡسَلُ عَلَیۡکُمَا شُوَاظٌ مِّنۡ نَّارٍ ۙ وَّ نُحَاسٌ

فَلَا تَنۡتَصِرٰنِ ۚ

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ

ترجمہ : اے گروہ جن و انس' اگر تمہیں یہ قدرت ہے کہ تم زمین اور آسمانوں کی حدود سے کہیں باہر نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ کر دیکھو (تم اللہ تعالی کی گرفت سے بچ کر) نہیں بھاگ سکتے۔ اس کے لیے بڑا زور چاہیے (جو تم میں نہیں ہے) جن و انس' تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو قیامت کے روز' تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑا جائے گا جس کا تم مقابلہ نہ کرسکو گے۔

وما علینا الا بلاغ

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

مسٹر محمد حسن شاہ (سکریٹری اسمبلی) جناب عبدالباری صاحب کی طبیعت ناساز ہے انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب میر عبدالمجید بزنجو صاحب ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں' انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت طلب کی ہے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب عبدالحمید خان اچکزئی نے اطلاع دی ہے کہ ان کی طبیعت ناساز ہے اور وہ آج اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب نیاز محمد دوتانی کی حج وفد میں نامزدگی ہوگئی ہے لہٰذا وہ اسلام آباد جا رہے ہیں' ان کی درخواست ہے کہ تا اختتام اجلاس ان کو رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

بجٹ پر عام بحث

جناب اسپیکر بجٹ پر عام بحث کا وقفہ ہے سب سے پہلے میں جناب سرور خان کاکڑ سے گزارش کروں گا کہ وہ بجٹ پر اظہار خیال فرمائیں۔

مسٹر ملک سرور خان کاکڑ بسم اللہ الرحمان الرحیم

جناب اسپیکر صاحب' میں آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر تقریر کرنے کا موقع فراہم

کیا میں اس پر آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔ سب سے پہلے میں وزیر خزانہ کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حسب روایت وہ اس سال بھی ایک فاضل بجٹ پیش کرنے میں کامیاب رہے فاضل بجٹ اگر ایک طرف اس بات کا عندیہ دیتا ہے کہ صوبے کے مالی و مالیاتی وسائل محفوظ ہاتھوں میں ہیں تو دوسری طرف اس حقیقت کا غماز بھی ہے کہ غربت اور پسماندگی سے نمٹنے اور صوبے کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کے لئے فاضل وسائل بھی دستیاب ہیں۔ اگر محترم وزیر خزانہ فاضل بجٹ کی روایت برقرار رکھ سکے تو یہ کہنا کوئی مبالغہ نہ ہوگا کہ وہ صوبہ کو غربت اور پسماندگی کے دلدل سے نکالنے کے لئے کوشاں ہیں جو ترقیاتی حکمت عملی وضع کی گئی ہے اس کے تحت حکومت اپنا اقتصادی نصب العین جلد حاصل کرلے گی موجودہ صوبائی حکومت نے اس صوبے کی ترقی کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے ہماری اقتصادی پالیسیاں اور ترقیاتی پروگرام اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم اس صوبے کے عوام کو غربت اور پسماندگی کے دلدل سے نکالنے کے لئے کوشاں ہیں جو ترقیاتی حکمت عملی وضع کی گئی ہے اور صوبے کے اقتصادی اور معاشی ترقی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے جن ترجیحات کا اعلان بجٹ میں ہوچکا ہے ان میں شرح خواندگی میں اضافہ کرنا زرعی ترقی کے لئے آبپاشی کے ذرائع کو فروغ دینا اور دوردراز دیہی علاقوں کے لئے پینے کا صاف پانی فراہم کرنا اور بے روزگاروں کے لئے روزگار کے موقع مہیا کرنا اس میں شامل ہے سب سے اولین ترجیح تعلیم کو دی گئی ہے وہ اسلئے کہ ہمارے صوبے میں شرح خواندگی پاکستان میں دوسرے صوبوں کے مقابلے میں بہت کم ہے اور خواتین میں تو شرح خواندگی کی اب تک سنگل ڈیجٹ Single digit میں ہے اگر ہم نے یہ ثابت کرنا ہے اور اپنے وسائل کو ترقی دینا ہے اگر ہم نے مستقبل کے لئے ایک ذمہ دار اور باشعور اور زیادہ پیداواری صلاحیتوں کے حامل اقتصادی قوت مہیا کرنا ہے تو تعلیم کو عام کرنے کے علاوہ دوسرا شارٹ کٹ راستہ نہیں ہے یہ بات خوش آئند ہے کہ اب تعلیم کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور ہم اپنی آبادی کے پچاس فیصد حصہ کو نظرانداز نہیں کرسکتے اس ضمن میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس مسئلے کے لئے بالخصوص مخصوص شدہ ایک ارب چون کروڑ روپے میں ہم یقیناً" اضافہ کرسکتے ہیں۔ لیکن کوالٹی کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے اگر تعلیمی اداروں میں یکسوئی اور انہماک سے حصول علم اور تعلیمی عمل یعنی پراسس Process جاری رکھا جائے تو پھر تعلیم کی کوالٹی برقرار رکھی جاسکتی ہے میں اپنے طالب علموں کو صرف طالب علم دیکھنا چاہتا ہوں سیاسی ورکر نہیں قلیل وسائل کا کثیر حصہ تعلیم کے لئے اس وجہ سے مخصوص نہیں کیا گیا کہ تعلیمی ادارے سیاسی ورکروں کی تربیت گاہیں بنی رہیں۔ جناب اسپیکر ہم سیاست دان صوبے کی حقیقی خدمت اس وقت کررہے

ہوں گے۔ جب ہم تعلیمی اداروں میں سیاسی مداخلت ہمیشہ کے لئے ختم کردیں اگر طالب علموں اور تعلیم کے راستے میں سیاسی رکاوٹیں حائل کرتے رہیں گے۔ تو پھر طالب علموں کے لئے صوبے کا مخصوص اربوں روپے کا فنڈ فائدہ کی بجائے نقصان کا باعث ہوگا۔

جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ سیاست کو سیاست ہی رہنے دیا جائے اور تعلیم کو تعلیم رہنے دیا جائے' اور اس کے لئے ایک حد فاصل ہونا چاہیے ہمارا مشاہدہ ہے کہ طالب علموں کو تعلیم اور سیاست میں بیک وقت ملوث کرتے ہیں اس سے تعلیم کی خدمت ہم نہیں کرسکتے ہیں اور نہ صوبے کی' اس سے خدمت کرسکتے ہیں اور نہ صوبے کی اس اہم امر سے چشم پوشی کی جاسکتی ہے کہ بلوچستان کی ترقی کا راز زراعت کی ترقی میں مضمر ہے وہ اس لئے کہ صوبہ کی آمدنی میں ۷۰ فی صد سے زائد آمدنی زراعت کی مرہون منت ہے ہمارے صوبے میں زراعت بہت اہم ہے اور ہمارے صوبے میں بے شمار پوٹینشل Potantial موجود ہے اور ہمارے صوبے میں قدرت نے اپنی فیاضی سے بے شمار دولت سے مالا مال کیا ہے پھر زمین کا بیش بہا تحفہ عنایت کیا ہے اور اس کے لئے پانی کی قلت آڑے آرہی ہے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر! معزز وزیر صاحب پڑھ رہے ہیں اور سمجھ میں نہیں آرہا کیا پڑھنے کی اجازت ہے؟

جناب اسپیکر ان کو تقریر مکمل کرنے دیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے' میں پوچھتا ہوں آپ سے کیا پڑھنے کی اجازت ہے؟

جناب اسپیکر انہوں نے نوٹس لکھے ہوئے ہیں وہ پڑھ رہے ہیں ان کو مکمل کرنے دیں۔

میر ہمایوں خان مری جناب میں یہ عرض کررہا ہوں کہ پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں آپ اس کے متعلق رولنگ دیں۔

میر باز محمد خان کھیتران جناب والا! سرور خان کہیں گے کہ سنت سنگھ نے بھی لکھی ہوئی تقریر پڑھی ہے میں بھی پڑھتا ہوں۔

میر ہمایوں خان مری میں یہ پوچھتا ہوں کہ پڑھنے کی اجازت ہے؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب والا! تمام اپوزیشن والے لیڈر پڑھ رہے ہیں تو یہ کیا ہے۔

جناب اسپیکر ان کو میں نے پڑھنے کی اجازت دے دی ہے چلیں خان صاحب آپ اپنی تقریر مکمل کرلیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان جناب صرف پوائنٹ پڑھنے کی اجازت ہے صرف کبھی کبھار ایک دو پوائنٹ دیکھا کرے یہ تو تحریری کتاب پڑھ رہے ہیں، سمجھ میں پھر بھی نہیں آرہی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ اچھا خیر ہے آپ لوگ تو سیاسی لوگ ہو سارا دن ایجیٹیشن (Agitation) کی سیاست کرتے ہو تقریریں کرتے ہو ہم لوگ غریب لوگ ہیں نہ تقریریں کرتے ہیں اور نہ لوگوں کو بھڑکاتے ہیں غریب لوگ ہیں سیدھا سادہ اپنی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔(شور)

جناب اسپیکر ملک صاحب آپ اپنی تقریر مکمل کرلیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب والا محکمہ زراعت کے لئے نو کروڑ مخصوص شدہ رقم کے علاوہ ۶۵ کروڑ زرعی قرضے کے لئے اور بنجر زمینوں کی آبپاشی کے لئے ایک اہم قدم ہے اس سے ڈیلے ایکشن ڈیم تعمیر ہوں گے اور آن فارم واٹر مینجمنٹ کی اسکیمیں مکمل ہوں گی۔ بلڈوزر گھنٹے کاشتکاروں کو دیئے جائیں گے۔ آبپاشی کے نظام کی بحالی ہوگی۔ اس طرح سے مزید رقبہ زیر کاشت آسکے گا مزید رقبہ زیر کاشت کانے پر کاشتکاروں میں خوشحالی اور آمدنی میں اضافہ ہوگا میں سمجھتا ہوں کہ قلیل وسائل کے وجود بھی کاشتکاروں کو مراعات اور سہولیات دے رہے ہیں۔ اگر زرعی ترقی کے عمل میں کاشتکاروں اور خصوصا" ڈائریکٹریٹ فشریز کو شامل کرلیا جائے تو اس سمت میں کافی پیش رفت ہوسکتی ہے۔ بے روزگار خصوصا" تعلیم یافتہ بے روزگاروں میں اضافہ ہونے سے یہ مسئلہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شدت اختیار کرتا جارہا ہے مگر یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ اگلے مالی سال میں چار ہزار سے زائد آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں جس سے اگرچہ مکمل طور پر تو بے روزگاری کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ہے لیکن کسی حد تک سہولت مل سکتی ہے لیکن اس مسئلے کی شدت میں کمی ضرور آئے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ کے کنٹنٹس (Contents) کو مد نظر رکھتے ہوئے صوبائی حکومت تنہا بے روزگاری کے بار گراں کو نہیں اٹھا سکتی ہے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر آپ کو سمجھ آرہا ہے تو ٹھیک ہے قسم سے ہم کو تو سمجھ میں نہیں آرہا ہے ان کے پڑھتے ہوئے بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ پڑھتے ہوئے سمجھ نہیں آرہا ہے۔

جناب اسپیکر یہ آخری الفاظ انہوں نے کچھ دھرائے ہیں اس وجہ سے آپ ان کو ختم کرنے دیں۔

میر ذوالفقار علی مگسی جناب والا یہ ساڑھے تین سال ہمارے اسپیکر رہے ہیں ہم اور ہمایوں صاحب بھی ممبر ہوتے تھے اس وقت تو سمجھ میں آتا تھا اب پتہ نہیں کیوں سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔

میر ہمایوں خان مری اس وقت تو وہ بولتے تو کچھ نہیں تھے۔ آپ کو بھی یاد ہے مجھے بھی یاد ہے۔

جناب اسپیکر خان صاحب آپ اپنی تقریر مکمل کرلیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب والا یہ حکومت بے روزگاری کا بارگراں زیادہ دیر تک اپنے کندھوں پر نہیں سنبھال سکے گی۔ پرائیویٹ سیکٹر کے لئے وزیر اعظم نے جن سہولیات کا اعلان کیا ہے ہمارے تعلیم یافتہ افراد کو اس سے استفادہ کرنا چاہیے ہمارے غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کی وجہ یہ تقاضہ کرتی ہے کہ انتظامی اخراجات میں کفائت شعاری اور سادگی کو اپنایا جائے اور اس طرح جو وسائل میسر ہوں گے ان میں انتظامی اخراجات کو بڑھایا جائے اس سے بے روزگاری کے لئے فنڈ قائم کیا جائے۔

جناب والا! میں شروع میں وزیر خزانہ کو ایک فاضل بجٹ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرچکا ہوں یہاں یہ ذکر کرنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ صرف این ایف سی ایوارڈ کی وجہ سے ممکن ہوا ہے اس حوالے سے میں موجودہ مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس سے صوبوں کو وسائل کی منتقلی کا دیرینہ اور حل طلب مسئلہ حل ہوا ہے انتہائی خوش اسلوبی سے اور اتفاق رائے سے حل ہوا ہے یہ صحیح معنوں میں صوبائی خود مختاری کی جانب ایک سنگ میل ہے جب تک پہلے مرکز اور اختیارات کے ارتکاز پر جمے رہے پہلی بار حقیقتوں کا ادراک صوبائی خود مختاری کو اپنے ایجنڈے میں سرفہرست رکھا وفاقی اکائیوں اور صوبائی حکومت کو اعتماد میں لئے بغیر ملکی استحکام کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے۔ اس حقیقت کو موجودہ مرکزی حکومت نے تسلیم کرلیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کئی اہم اسکیموں میں مرکزی حکومت کے ساتھ نزدیکی رابطوں کی ضرورت ہے جن میں بیرونی امداد کا حصول سڑکوں کی تعمیر اور وفاقی حکومتوں میں صوبائی کوٹہ جیسے اہم امور شامل ہیں۔ بیرونی امداد کے حصول کے سلسلے میں بلوچستان کا حصہ اس کی ترقی کی ضروریات پوٹینشل Potential کے سلسلے میں کم رہا ہے اس مسئلے کے سلسلے میں اقتصادی امور ڈویژن اور پلاننگ ڈویژن میں بلوچستان کے لئے علیحدہ شعبے قائم کئے جائیں تاکہ صوبائی حکومت اس شعبوں سے مستقل رابطہ رکھ سکے۔ وفاقی حکومت میں بلوچستان کو تاریخی طور پر نظرانداز کیا گیا ہے اور ہماری آبادی ملک کی کل آبادی کا ۵ء۳ فیصد ہے اور وفاقی ملازمتوں میں اب بھی ہمارا حصہ ۱۹۷۲ء کی مردم شماری کے مطابق نہیں ہے۔ میں

مطالبہ کروں گا کہ وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کا کوٹہ ۱۹۸۱ء کی آبادی کے مطابق مقرر کردیا جائے۔ اس سلسلے میں ہمیں ایک موثر اور مضبوط آواز اٹھانی چاہیے۔ بلوچستان میں مواصلات کی سہولتوں کا فقدان ہے صوبائی حکومت نے بھی اس اہم شعبہ کے لئے ۵۶ کروڑ مختص کئے ہیں۔ لیکن سڑکوں کی خستہ حالی اور صوبے کی وسعت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایلوکیشن جو کہ خاطر خواہ نہیں اس میں اضافہ کیا جائے اور نیشنل ہائی وے کی صوبوں کے اندر جو سڑکوں کی حالت ہے کسی طور پر صحیح نہیں ہیں اس ادارے نے ابھی تک صوبے کی سڑکوں کے ساتھ سرد مہری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہے بلوچستان سے تمام گزرنے والے ہائی وے کو بہتر بنانے اور ان کو کشادہ کرنے کی ضرورت ہے اور یہ چیز عرصہ دراز سے محسوس کی جارہی ہے میں این ایف سی سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کے لئے مزید فنڈ مختص کئے جائیں تاکہ بلوچستان کے دیگر صوبوں کے ساتھ مستقل رابطہ قائم ہوسکے۔ ابھی اس امر کو تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ پرائیویٹ شعبوں میں حکومت کی شمولیت موثر نہیں ہوسکتی ہے اور پرائیویٹ سیکٹر ہی اس میں موثر طور پر اور فعال کردار ادا کرسکتا ہے۔ اور اس کے لئے حکومت زیادہ سے زیادہ ابتدائی ڈھانچہ انفرا اسٹرکچر Infrastructure مہیا کرسکتی ہے۔

بلوچستان سے گزرنے والے تمام ہائی ویز کا رابطہ بہتر بنانے کے لئے انہیں کشادہ کرنا عرصہ دراز سے موجود ہے میں وفاقی حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ ہائی ویز کے لئے مزید رقم مخصوص کی جائے تاکہ بلوچستان کا دوسرے صوبوں سے مستقل رابطہ قائم ہوسکے اب یہ تسلیم کیا جانے لگا ہے کہ پیداواری شعبہ میں حکومت کی براہ راست شراکت کی حامل نہیں ہوسکتی ہے لہذا پرائیویٹ سیکٹر ہی ملک کی ترقی میں موثر اور فعال کردار ادا کرسکتا ہے حکومت زیادہ سے زیادہ بنیادی ڈھانچہ انفرااسٹرکچر (Infrastructure) کی فراہمی کے انتظامات کرسکتی ہے اب یہ بھی تسلیم ہوچکا ہے کہ بیرونی امداد اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگرچہ ہمارے صوبے میں بیرونی سرمایہ کاری کے منافع بخش امکانات موجود ہیں لیکن حکومت اب تک بیرونی سرمایہ کاری اور بین الاقوامی کارپوریشنوں کو اس جانب راغب نہیں کرسکے ہیں۔ اس ضمن میں چند ٹھوس اقدامات کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ مرکزی حکومت کو اس سلسلے میں تعاون کرنے کے لئے رابطہ کرنا چاہیے۔ اب میں ایک اور اہم اور ضروری مسئلے پر اس ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، حال ہی میں گزشتہ تین چار مہینوں سے جو زرعی ترقیاتی بنک نے بلوچستان کے زمینداروں کے لئے قرضہ جات دینے کے لئے پابندی لگائی ہوئی ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی جارہی ہے کہ بلوچستان کے زمینداروں نے بقایا جات ادا نہیں کئے ہیں یہ بہت بڑی زیادتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہر

صوبے میں ایسے نادہندہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے اپنے قرضے کی ادائیگی نہیں کی ہے لیکن باوجود اس کے کہ انہیں قرضے دیئے جارہے ہیں اور ان کی مدد بھی کی جارہی ہے جب کہ بلوچستان میں نادہندگی کی بناء پر چار پانچ مہینے سے قرضے نہیں دیئے جارہے ہیں میں اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ مرکزی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائیں اور کہا جائے کہ بلوچستان کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک ختم کیا جائے' بلوچستان کی ترقی میں تعاون ہونا چاہیے۔ نہ کہ زرعی قرضے بند کئے جائیں' بلوچستان میں (ڈیسک بجائے گئے)

آپ ڈیسک بجارہے ہیں پتا نہیں آپ میر ہمایوں مری کا تو ساتھ نہیں دے رہے ہیں؟ بلوچستان میں بہترین پھل اور سیب وغیرہ بڑی تعداد میں پیدا ہوتے ہیں لیکن نہ صوبائی حکومت اور نہ ہی وفاقی حکومت اس سلسلے میں مدد کررہی ہے۔ پچھلی دفعہ جب وزیر اعظم صاحب پشین آئے تھے تو ہم نے ان سے اس بارے میں مدد کے لئے بات چیت کی تھی تو انہوں نے اعلان کیا تھا کہ شاہین ائر ٹرانسپورٹ کے ذریعے بلوچستان کا تازہ پھل پرشین گلف (Persian Gulf) میں اس کو بھیجیں گے اور ہر صوبے میں جہاز بھیجیں گے' جو یہ کام کرے گا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب تک وفاقی حکومت نے اس سلسلے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا ہے اب پھر ہمارے پھل کا موسم آنے والا ہے لہٰذا اس سلسلے میں بھی زیادہ سے زیادہ کوشش ہونی چاہیے۔ دوسری طرف ایک اور بھی تجویز ہے کہ بلوچستان سے ٹیوب ویل نکالنے کے لئے تقریباً" چھ سو سے ایک ہزار فٹ تک سے پانی نکالا جاتا ہے جب کہ باقی صوبوں میں تقریباً" تیس فٹ سے چالیس فٹ تک پانی نکالا جاتا ہے اور بجلی کا اتنا خرچہ نہیں ہوتا جتنا یہاں ایک ہزار فٹ سے پانی نکالنے میں خرچہ ہوتا ہے' چاہیے تو یہ تھا کہ بلوچستان میں پانی نکالنے کے لئے بجلی کا بل یا تو گہرائی کے حساب سے مقرر ہونا چاہیے اگر ایک کنوئیں کی جتنی گہرائی ہے اتنی ہی کم بجلی چارجز لینے چاہیں جب کہ یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ ہم ہزار فٹ گہرائی سے پانی نکالتے ہیں اور دوسرے صوبوں میں پچاس فٹ سے پانی نکالا جاتا ہے ہم سے بھی وہی چارجز لئے جاتے ہیں اور ان سے بھی وہی لئے جاتے ہیں۔ اس ایوان سے اور جناب قائد ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ وفاقی حکومت سے اس سلسلے میں سختی سے بات کریں۔ کل ہمارے معزز دوست جناب ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نے اس ایوان میں ایک تجویز پیش کی کہ کوئٹہ شہر کی حلقہ بندیوں کے سلسلے میں اس کا فیصلہ معزز ایوان میں کیا جائے اس بارے میں میری رائے ہے کہ جب پچھلی حکومت نے اس معزز ایوان کے اراکین کے خلاف انکوائری کرائی تھی وہ بھی ایک کمیشن کے ذریعے کرائی تھی تو اس وقت اس معزز ایوان اور اس کے اراکین کا استحقاق مجروح کرنے کی کبھی شکائت نہیں ہوئی حالانکہ اس معزز اراکین کے بارے میں انکوائری

کرنا یا کمیشن بٹھانا کسی بھی لحاظ سے اخلاقی لحاظ سے 'جمہوری لحاظ سے اور اس معزز ایوان کی استحقاق کے لحاظ سے جائز نہیں تھا لیکن اس وقت ہمارے ڈاکٹر صاحب جب وہ صوبائی وزیر صحت تھے نے کیبنٹ کے ذریعے یا انکوائری کمیشن کے ذریعے کیا تھا لیکن جب آج ان حلقہ بندیوں کے بارے میں عدالتی کمیشن کر رہا ہے تو وہ اس بارے میں واویلا کر رہا ہے اور چیخ رہا ہے کہ مقدس ایوان کا کوئی رول نہیں رہا۔

جب یہ رول آپ ہی اور خاص طور پر اپوزیشن کی طرف سے پہلے ہی استحقاق مجروح ہو چکا ہے اور انہوں نے جو بھی انکوائری کرائی اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی جناب اسپیکر! میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب نے فرمایا وہ بالکل صحیح نہیں ہے اس وقت جو انکوائری کرایا گیا تھا اس سے پہلے نہ کہ موجودہ......(مداخلت)

نواب محمد اکبر خان بگٹی میں عرض کر رہا ہوں کہ یہ مارشل لاء کے دور میں یہاں جو حکومت تھی کہ ترقیاتی فنڈ میں جو خرد برد کی گئی اس کا تحقیقات کرایا گیا تھا تو ممکن ہے کہ اس وقت جب ہماری حکومت تھی اس میں کچھ ایسے ایم پی اے تھے جو سابقہ وقت کی حکومت میں ایم پی اے تھے اور ہماری حکومت میں بھی موجود تھے انکوائری مارشل لاء کی حکومت اور اس کے وزراء اور ممبر صاحبان جنہوں نے ممکن ہے بدعنوانی کی ہو جہاں تک ڈویلپمنٹ فنڈز اور خاص کر ایریگیشن سائڈ اور دوسرے بارے میں تھا......(مداخلت)

وزیر مواصلات و تعمیرات جناب اسپیکر میں......

جناب اسپیکر جی فرمائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات جناب اسپیکر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب اسپیکر آدھا گھنٹہ آپ نے بحث کی ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات جناب اسپیکر پچھلے دنوں ہمارے اپوزیشن کے لیڈر نے کہا تھا کہ یہ سارے کھپلا لیگ ہیں میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی اس قسم کے معزز اراکین ہیں جیسے آپ ہمارے ساتھی ہیں اور رکن ہیں اس معزز ایوان کے اپنے بھائیوں کے بارے میں اس قسم کے ریمارکس پاس کرنا اچھی بات نہیں ہے لیکن سچ بات یہ ہے کہ اس کھپلا لیگ نے خود اپوزیشن کے جو فائدے اٹھائے ہیں وہ ہم لوگوں نے اتنا نہیں اٹھایا ہے 'ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے اتنے مانے نہیں جاتے جتنے ہمارے اپوزیشن کے نواب صاحب کی بات وہ مانتے ہیں ' ہر روز وزیر اعظم صاحب اور ہمارے دوسرے ساتھیوں

سے فون پر رابطہ رہتا ہے اور وہ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جتنا ہم نہیں اٹھا رہے ہیں۔
جناب اسپیکر پچھلے دنوں ہمارے اپوزیشن کے لیڈر نے کہا تھا کہ یہ گھپلا لیگ ہے میں عرض کرتا ہوں کہ ہم بھی اسی طرح کے معزز اراکین ہیں اس اسمبلی کے اپنے بھائیوں کے لئے اس طرح کے ریمارکس پاس کرنا اچھی بات نہیں سچ تو یہ ہے کہ اس گھپلا لیگ سے جتنے فائدے اپوزیشن نے اٹھائے ہم نے نہیں اٹھائے' ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم مسلم لیگ والے ہیں ہماری بات اوپر والے نہیں سنتے' جتنے ہمارے اپوزیشن لیڈر نواب صاحب کی بات مانتے ہیں وہ روز ہمارے وزیر اعظم صاحب اور دوسرے ساتھیوں سے ٹیلی فون پر رابطے ہوتے ہیں وہ ان سے زیادہ فائدے اٹھاتے ہیں۔ لیکن نام ہمارا گھپلا لیگ ہوا اور وہ خود گھپلا لیگ سے بچ نکلے۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی جناب اسپیکر گھپلا لیگ ہم نے ایجاد نہیں کیا۔ انہوں نے خود ایجاد کیا ہیں اور وہ اس پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ان کے لیڈر صاحبان گھپلا لیگ کے ساتھ ساتھ ایک اور لفظ بھی استعمال کرتے ہیں لیکن میں اسے یہاں نہیں دھرانا چاہتا کیونکہ وہ غیر پارلیمانی لفظ ہے ان کی اپنی ایجاد ہے وہ خود کہتے ہیں مسلم لیگ کے جو کرتا دھرتا ہیں ہم نے تو صرف بات دھرائی

جناب اسپیکر' ! سرور خان صاحب آپ مزید کچھ بولنا چاہیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر میں اس معزز ایوان کی توسط سے وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک انٹر کالج ہمارے حلقے برشور کے لئے منظور کی جائے اور امید کرتا ہوں کہ اس سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اسے شامل کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے خود کہا تھا کہ خانوزئی کو سب ڈویژن بنادیا جائے گا۔ میں انہیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اس بات کو بھول تو نہیں گئے۔ پچھلے اجلاس میں اس معزز ایوان میں ایک متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی کہ چمن اور گلستان کو ایک الگ ضلع بنادیا جائے گا۔ لیکن اس بجٹ میں دکھائی نہیں دیتا' سننے میں آیا ہے کہ چمن اور گلستان کے لئے فنڈ ختم ہوچکا ہے۔ اور اس طرح اس کو (اے ڈی پی) میں شامل نہیں کیا گیا۔ جب کہ اس ایوان کی متفقہ قرارداد کی صوبائی حکومت پابند ہے کہ وہ اس فیصلے پر عمل درآمد کریں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی (Winding Speech) وائنڈنگ سپیچ میں اس بارے میں ضرور اعلان کریں میں جناب اسپیکر اور دیگر اراکین اسمبلی کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے غور سے سنا شکریہ

حاجی علی محمد نوتیزئی جناب اسپیکر لیڈر آف اپوزیشن وزیر خزانہ' معزز اراکین مہمانان گرامی

اسلام علیکم' جناب اسپیکر ۹۳۔۱۹۹۲ء پر بحث کرتے ہوئے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اصل حقائق کو اس ایوان کے سامنے پیش کروں جو حق نمائندگی اور فریضہ نمائندگی دی ہے کیونکہ بلوچستان کی محنت کش پسماندہ غریب عوام نے اپنے حقوق کی بازیابی کے لئے ہمیں منتخب کرکے اسمبلی میں بھیجا ہے جناب اسپیکر حسب دستور بجٹ ۹۳۔۱۹۹۲ء بجٹ ۹۲۔۱۹۹۱ء کی طرح ظلم اور بے انصافیوں کی طویل داستان ہے۔ جس میں ہمیشہ عوام کو جھوٹے اور کھوکھلے وعدے دے کر اصل حقائق کو ان سے پس پشت رکھ کر اپنی جیبیں اور تجوریاں بھرنا مقصود ہوتا ہے جیساکہ وزیر خزانہ صاحب نے بجٹ ۹۳۔۱۹۹۲ء کو عوامی امنگوں کا بجٹ ٹھہرایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ عوامی امنگوں کا بجٹ نہیں ہے۔ شروع سے لے کر آخر تک یہ بجٹ وزراء کرام اور ہماری بیورکریسی کا ذاتی بجٹ ہے وزیر خزانہ نے یہ بھی فرمایا کہ بجٹ تمام ممبران اسمبلی کی تجاویز سے مساویانہ اصول پر ترغیب دیا گیا ہے جناب اسپیکر میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر خزانہ نے اسے کس طرح مساویانہ قرار دیا ہے ثبوت کے طور پر پوچھ سکتا ہوں خصوصی ترجیحی پروگرام میں پچھلے سال ۲۴ دسمبر ۱۹۹۱ء میں صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ رقم بلا امتیاز تمام ایم پی اے حضرات میں برابری کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی منظوری دی تھی جس کے تحت روڈ کے شعبہ میں ۲۸ لاکھ روپے واٹر سپلائی اسکیم کے لئے ۷۰ لاکھ روپے اریگیشن اسکیم میں' ۵۰ لاکھ لیکن جب ہم نے اے ڈی پی ۱۹۹۲ء۔۱۹۹۱ء کا مطالعہ کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ سراسر ناانصافی کی گئی ہے اور ہمیں مکمل رقم دینے کی بجائے کسی مد میں ۵ لاکھ اور کسی مد میں دس لاکھ رقم ہمارے اسکیمات پر خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ کیا وزیر منصوبہ بندی اس چیز کی وضاحت کریں گے۔ کہ یہ بندر بانٹ کس طرح ہوئی اور کابینہ کے فیصلے کو کس طرح پس پشت ڈالا گیا ایک طرف حکومت برابری کی بنیاد پر رقم کی تقسیم کرنے کا دعوی کرتی ہے دوسری جانب اس طرح کی بے انصافیاں جو کہ اے ڈی پی ۱۹۹۳ء ۱۹۹۲ء میں واضح ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں فرمایا کہ ہماری اولین ترجیح انتظامیہ کے ذریعے امن وامان کی صورتحال کو مزید بہتر بنایا ہے' جناب اسپیکر میں اس ضمن میں عرض کروں گا کہ آپ کی موجودہ حکومت بلوچستان کے عوام کی امن و امان دینا کجا بلکہ اس صوبے کے عوام کی سابقہ امن جو مثالی ٹھہرایا جاتا تھا اس سے سابقہ حکومت کے دور میں جو مثالی امن و بھائی چارگی اور رواداری موجود تھیں وہ بھی آپ نے لوگوں سے چھین لی ہے بلکہ آپ نے ہمیں امن وامان کی بجائے قتل و غارت گری لوٹ مار چوری ڈکیتی اور کرفیو جیسے تحفے دیئے ہیں۔ جناب اسپیکر اس حکومت کی اٹھارہ ماہ کی داستان بڑی طویل اور تلخ ہے' اس حکومت کی سازشوں نے بھائی کو بھائی سے دست وگریبان کیا قبائلی عمائدین اور سرداروں کو قتل کرادیا

چادر اور چار دیواری کا تحفظ ختم کردیا لوگوں کی عزت ' ناموس اور جانیں محفوظ نہ رہے کوئٹہ ' خضدار ' کراچی روڈ کوئٹہ تفتان چمن سبی قلعہ سیف اللہ ان تمام روڈوں پر دن دھاڑے قتل ڈاکے لوٹ مار کی وارداتیں اس بات کی نشان دہی کرتی ہیں کہ امن و امان ہم سے اٹھ گیا ہے وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ کی طویل تقریر میں اربوں اور کروڑوں کی بات کی ہے۔ میں ایک محکمے کی مثال دیتا ہوں کہ بلوچستان معدنیات کے لحاظ سے پورے پاکستان میں شہہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ لیکن ہم حکومت کی منصوبہ بندی کی کیا بات کریں۔ کہ اتنے سیکٹر کو نظرانداز کرکے صرف اکیس لاکھ روپے مختص کی ہے (اے ڈی پی) میں جو کہ عالمی بینک کے تعاون سے خضدار کے علاقے میں معدنیات کی تلاش ہے اس کے علاوہ کوئی اسکیم بھی اس ضروری سیکٹر میں نہیں رکھی ہے حالانکہ ہم حکومت بلوچستان کی آمدنی کا جائزہ لیں تو سب سے بڑا سیکٹر ہے ' جہاں سے حکومت بلوچستان اچھی خاصی رقم کماتی ہے لیکن اس پر کنجوسی کی انتہا کہ اس اہم شعبے کو نظرانداز کردیا جناب اسپیکر ہر ملک کے اندر افرادی قوت کا شعبہ خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے اور پورے ملک کا دارومدار افرادی قوت پر ہوتا ہے لیکن یہاں کے ارباب اقتدار کا قصہ ہی کچھ اور ہے۔ انہوں نے چھ لاکھ روپے اس سیکٹر میں رکھی ہیں۔ افرادی قوت کو مضبوط کرنے کے اقدامات شروع کیے ہیں۔ جو کہ افسوس کا مقام ہے کہ اس کا علیحدہ ڈائریکٹریٹ جس پر کروڑوں روپے ہر سال اخراجات کیے جاتے ہیں۔ جناب اسپیکر محکمہ ایجوکیشن کی مد میں صفحہ ۸۵ پر بجٹ ۹۳۔۱۹۹۲ء اے ڈی پی اسکیم نمبر ۵۹۴ میں ایک کروڑ بلاک ایلوکیشن کی مد میں رکھا گیا ہے اس کی وضاحت کی جائے کہ یہ رقم کس لئے مخصوص کی گئی ہے۔ جب کہ ایجوکیشن میں اس قدر اسکیمات موجود ہے ' کہ بلاک ایجوکیشن کی ضرورت نہیں اس سے ہم یہ مطلب اخذ کرتے ہیں کہ یہ رقم وزیر تعلیم صاحب اپنے منظور نظر علاقوں کے لئے رکھتے ہیں۔ ان میں سے ۵۰ لاکھ ترقیاتی مد میں رکھے گئے ہیں۔ اس کی وضاحت اس ایوان میں ہو تو بہتر ہوگا جناب اسپیکر بس ٹرک اڈہ مغربی بائی پاس کچھی بیگ میں بنانے کی منصوبہ بندی ہوچکی ہے ' اور اے ڈی پی ۹۲۔۱۹۹۱ء کے مطابق اس پر پانچ کروڑ بیس لاکھ روپے خرچ ہوچکی ہے۔ اور مزید بیس کروڑ روپے خرچ کرنے کا پروگرام ہے ' اور اگلے سال ۹۳۔۱۹۹۲ء کی اے ڈی پی میں اٹھ کروڑ روپے کی رقم بھی رکھی گئی ہے لیکن ہم روز اخباری بیانات اور رائے عامہ کو دیکھتے ہوئے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ٹرانسپورٹر حضرات اور ان کے یونین اس چیز کی مخالفت کررہے ہیں کہ ہم اس نئے اڈے میں شفٹ نہیں ہوں گے۔ ہم اس سلسلے میں چیف منسٹر صاحب سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ آیا حکومت نے کس ایگری منٹ کے تحت یہ اسکیم شروع کی ہے۔

کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ یہ اسکیم ابھی تک ناٹ اپروڈ Not Approved میں کیوں رکھی گئی ہے اور اس پر سوا پانچ کروڑ روپے کس کی اجازت سے خرچ کیا جاچکا ہے۔ جب کہ یہ بات بلوچستان کے بچے بچے کو معلوم ہے کہ یہ رقم بغیر کسی ٹینڈر کے الاٹ ہوچکا ہے اور حکومت نے اپنی ناقص کارکردگی دور کرنے کے لئے کیوں اے ڈی بی ڈی کو اس عہدے سے ہٹا کر او ایس ڈی بنا دیا گیا ہے عوام کی اتنی بڑی رقم کو ضائع کردیا جناب اسپیکر صاحب اب ہم نے کچھ حقائق عوام کے سامنے رکھے ہیں اس قسم کے حقائق جن کی پردہ پوشی کی گئی ہے ان کی تفصیل تو کافی ہے مگر میں اس امر کا خیال رکھتا ہوں کہ میرے علاوہ دیگر ممبران اسمبلی بھی تقریر کریں گے۔ لہٰذا میں اپنے حلقے کی بات کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب اسپیکر صاحب ضلع چاغی قدرتی وسائل سے مالا مال اور دو ممالک کے درمیان واقع ہونے کے باوجود چاغی کے عوام غربت کی زندگی بسر کررہے ہیں جس کی سب سے بڑی وجہ موجودہ حکومت کی عدم توجہ ہے چاغی وسیع و عریض علاقہ اور قلیل ایم پی اے فنڈز میں چاغی کے مسائل حل کرنا مشکل کام ہے لہٰذا رقبے کے لحاظ سے فنڈ مہیا کیا جائے جناب اسپیکر صاحب چاغی کے عوام کے بنیادی مسائل حل کرنا میرا اولین فرض ہے اور مجھے چاغی کے عوام کا مفاد تمام چیزوں سے عزیز ہے اور ان کے بنیادی مسائل اور مفاد میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کروں گا۔ چاغی کے عوام کی پسماندگی اور حکومت کی عدم دلچسپی کا اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود نوکنڈی کے باشندے جن کی آبادی ۱۵ ہزار افراد پر مشتمل ہے آبنوشی بنیادی جیسی ضروریات زندگی سے محروم ہیں اس سے بیشتر بھی اسی اسمبلی کے فلور پر اس سلسلے میں میں نے آواز بلند کی لیکن حکومت اس اہم نوعیت کے مسئلے پر خاموش ہے حکومت سے اپیل ہے کہ وہ گوٹک واٹر سپلائی اسکیم پر فوری سنجیدگی سے عملدرآمد کریں جناب اسپیکر صاحب دالبندین 'نوکنڈی تفتاری کے باشندوں کو سخت مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا صوبائی اور مرکزی حکومت دالبندین نوکنڈی اور تفتان کو نیشنل گریڈ اسٹیشن سے منسلک کرنے کی منظوری دے دیں موجودہ دور میں تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے لیکن حکومت کی عدم دلچسپی کے باعث بار بار یقین دھانی کے باوجود دالبندین انٹر کالج کے قیام کو عمل میں نہیں لایا جارہا جس سے وہاں کے غریب طالبعلموں کی تعلیم ادھوری رہ جاتی ہے لہٰذا دالبندین میں انٹر کالج کا قیام لازمی ہے نوشکی اور دالبندین میں خواتین اساتذہ اور طالبات کے لئے دوسرے علاقوں کی طرح بسیں فراہم کی جائیں تاکہ وہاں کے اساتذہ اور طالبات کے لیے دوسرے علاقوں کی طرح بسیں فراہم کی جائیں تاکہ وہاں کے اساتذہ اور طالبات جو کہ دور دراز علاقوں سے آتے

ہیں سہولت میسر ہو علاوہ ازیں نوشکی میں دوسرے علاقوں کی طرح ریذیڈنشل ماڈل اسکول کھولا جائے تاکہ وہاں کے طلباء یعنی اس ماڈل اسکول سے استفادہ حاصل کریں جناب اسپیکر صاحب ضلع چاغی اور ضلع ژوب میں عرصہ چھ ماہ سے تمام ملازمین ایجنسی الاونس کے سلسلے میں ہڑتال پر ہیں اور تمام دفتری کام بری طرح متاثر ہو رہا ہے اب وہاں کے ملازمین نے بھوک ہڑتال شروع کردی ہے اس سے بیشتر بھی اسمبلی کے فلور پر ایک قرارداد میں نے پیش کی لیکن جناب وزیر خزانہ صاحب نے اس کی مخالفت کر کے اسے نامنظور کردیا حالانکہ یہ ملازمین کا جائز مطالبہ ہے میں نے ملازمین کے ایجنسی الاؤنس کے سلسلے میں کئی بار ملازمین چاغی کے ساتھ مذاکرات بھی کئے ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اصولی طور پر اس جائز الاؤنس کی حمایت کر کے حکومت کو ایک سمری بھی بھیج دیا گیا لیکن وہاں پر بیوروکریٹس کے سرخ فیتہ کا شکار ہو چکا مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے اپنے بجٹ تقریر میں سرکاری ملازمین کے متعلق کہا کہ ان کی مطالبات ہمیں پسماندگی کے اندھیرے اور گہرے کنویں میں دھکیل دیں گے۔ جناب اسپیکر صاحب اس کے برعکس حکومت کے کارندے اپنی فضول خرچیاں اور بھاری قیمت کی گاڑیاں اور ٹی' اے ڈی اے میں کروڑوں روپے خرچ کر کے اس صوبے کے غریب لوگوں اور ملازمین کو پسماندگی کے اندھیرے اور گہرے کنویں میں دھکیل دینا چاہتے ہیں لہٰذا حکومت چاغی اور ژوب میں بچوں اور عوام کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو جناب اسپیکر صاحب سیندک پروجیکٹ کے بارے میں ایوان کی خدمت میں عرض کروں کہ یہ ہمارے صوبے بلوچستان میں پہلا پروجیکٹ ہے لیکن جب سے یہ پروجیکٹ نکل آیا ہوا ہے تو ہمارے بلوچستان کے واسطے کوٹہ رکھا گیا ہے ہم حکومت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا پاکستان کے تین صوبوں میں اور پروجیکٹ نہیں نکلے ہیں وہاں ہمارے بلوچستان کو حصہ دیا جائے لیکن تین صوبوں میں ہمیں حصہ نہیں دیا گیا لہٰذا ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ یہ بلوچستان کا پروجیکٹ ہے یہاں کے عوام کو نوکریاں اور سب کچھ ملنا چاہیے۔ (شکریہ)

مسٹر منشی محمد (بلوچی) کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنا)

جناب اسپیکر ویسے تو آپ کو اردو بخوبی آتی ہے۔

مسٹر منشی محمد (بلوچی) کارروائی ریکارڈ کا حصہ بنا)

جناب اسپیکر آپ اردو میں تقریر کیجئے گا۔

مسٹر منشی محمد مسٹر منشی محمد (بلوچی) کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنا)

میر ہمایوں خان مری ویسے وہاں پابندی نہیں ہے جس کی جو زبان ہو مادری زبان میں تقریر کر سکتا

ہے۔

جناب اسپیکر جب ان کو اردو آتی ہے لہٰذا! He Should Speak in urdu Please

میر ہمایوں خان مری وہاں نیشنل اسمبلی میں سندھی میں بات ہوئی کسی نے اعتراض نہیں کیا

میر باز محمد خان کھیتران جناب نیشنل اسمبلی اور یہاں کا تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ بلوچی اور پشتو کے تقریروں میں کوئی حرج نہیں ہے مگر وہاں پر ایک سسٹم لگا ہوا ہے اور وہ ٹرانسلیٹ ہو سکتا ہے پشتو یا بلوچی سمجھنے کے لئے یا جو بھی دوسری زبان ہو۔

جناب اسپیکر آپ اردو میں تقریر کیجئے گا آج نہیں تو کل تیار کیجئے ہم آپ کو ٹائم دیتے ہیں کسی اور زبان پر کوئی پابندی نہیں ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ آپ اردو میں تقریر کیجئے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب پچھلی اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے کہ ہمارے ایک معزز ممبر سید داد کریم صاحب نے بلوچی میں تقریر کی تھی میرے خیال میں جب ایک روایت موجود ہے

جناب اسپیکر اس کو آپ ایشو نہ بنائیں یہ بحث کی بات نہیں ہے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر ان کو اردو نہ آتی ہو پھر تو ہم بڑی فراخدلی کے ساتھ ان کو چھوڑ دیتے ہیں اردو آتی ہے تو ان کو باقی ایکسپلینیشن (Explanation) بیشک بلوچی میں کردیں۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی مسٹر اسپیکر اگر ان کو اردو آتی بھی ہو وہ اردو میں تقریر نہیں کرنا چاہتے ہیں تو آپ ان کو مجبور نہیں کرسکتے کہ وہ دوسرے زبان میں تقریر کرے ہر ہاؤس کی روایت ہے مرکزی اسمبلی میں بھی اور بلوچستان اسمبلی میں سابقہ سالوں میں لوگوں نے اپنی مادری زبان میں جس میں وہ بہتر طریقے سے اپنے آپ ایکسپریس کرسکتے ہیں تقریر کی ہے کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا ہے حیرانگی کی بات ہے آپ کیسے یہ اعتراض کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر نواب صاحب اس طرح کی صورت حال اگر یعنی ان کو explain نہ کرسکتے اردو میں تو پھر تو یقیناً" ویسے پابندی نہیں ہے لیکن منشی محمد اردو میں ایکسپلین کرسکتے ہیں نیشنل لینگویج ہے اور ان کی تقریر سے سب استفادہ حاصل کریں یہ ضروری نہیں ہے یقیناً" قانون قاعدہ بھی اپنی جگہ لیکن مناسب ہے کہ اردو میں اگر تقریر کریں گے تو باقی حضرات ان سے استفادہ کریں گے۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی صحیح ہے مگر اردو میں وہ تقریر نہیں کرنا چاہتے ہیں اور بلوچی میں تقریر کرنا

چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر اسی لئے تو میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اردو میں تقریر کریں۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی لیکن وہ اردو میں نہیں کرنا چاہیں گے۔

جناب اسپیکر وہ کرنا چاہیں گے اگر آپ ان کو چھوڑ دیں۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی نہیں انہوں نے کہا کہ وہ بہتر بلوچی میں ہی اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں تو آپ ان کو کیوں مجبور کرتے ہیں جب کہ پابندی بھی نہیں ہے اور دوسرے جو ممبران صاحبان اپنی اپنی زبانوں میں کرنا چاہتے ہیں کسی کے لئے پابندی نہیں ہے۔

میر ذوالفقار علی مگسی جناب اسپیکر صاحب نواب صاحب کہتے ہیں کہ وہ بلوچی میں تقریر کرنا چاہتے ہیں منشی محمد صاحب میرے خیال میں جتنے ممبر صاحبان یہاں بیٹھے ہیں پھر تو سب اپنی زبان میں تقریر کرنا شروع کریں گے شائد میں پشتو نہ سمجھوں کوئی اور پشتو نہ سمجھیں تو مجھے صحیح اردو نہیں آتی ہو تو میں شائد انگریزی یا سندھی میں تقریر کروں تو پھر یہ اجازت سب کے لئے ہونی چاہیے۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی بالکل یہ سب کے لئے ہیں۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی یہ اگر بلوچی میں تقریر کریں گے تو ہم نہیں سمجھیں گے یا تو آپ سیٹوں پر وہ آلہ فٹ کریں تاکہ ہم لوگ بھی ترجمہ سن سکیں اردو میں اگر وہ بلوچی میں کریں گے تو ہم پشتو میں کریں گے دوسرا براہوی میں کریں گے تیسرا فارسی میں کریں گے پھر تو ایک دوسرے کو نہیں سمجھیں گے (مداخلت)

جناب اسپیکر ہم آپ کو کل کے لئے ٹائم دیں گے (مداخلت)

مسٹر عبدالقہار خان یہ میرے خیال میں ہر اسمبلی کے ممبر کا استحقاق بنتا ہے۔ میرے خیال میں اس کا استحقاق ہے کہ وہ اپنے زبان میں ایک مسئلے کو صحیح طریقے سے ایکسپلین (explain) کر سکتے ہیں تو ایکسپلین (Explain) کرنے دیں یہ ان کا استحقاق ہے اس سے استحقاق نہیں لینا چاہیے۔

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب میں آپ سے گزارش کروں گا۔

مسٹر منشی محمد واجہ اسپیکر صاحب (بلوچی تقریر) کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنا)

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب میں نے جو گزارش آپ سے کی ہے آپ یقین کیجئے گا کہ آپ آج بے شک جس طرح آپ نے ہاؤس میں دیکھا (مداخلت)

آپ میری گزارش سن لیں جس طرح آپ نے دیکھا کہ ہم نے Routine تقریر کی اجازت دی ہے لوگوں نے تحریری تقریر بے شک آپ کو بھیجئے جو آپ کے مخصوص پوائنٹ ہیں وہ بے شک آپ بلوچی میں ایکسپلین (Explain) کریں لیکن as a rule آپ تقریر اردو میں کریں تاکہ یہ ایک صورت حال ہاؤس جو ہے وہ ایک دوسرے کو سمجھ سکتے اگر ہاؤس ایک دوسرے کو نہیں سمجھے گا میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ خدا نخواستہ آپ بلوچی میں تقریر نہ کریں یا بولیں نہیں لیکن جو بھی آپ کچھ بولیں گے مطلب یہ کہ آپ ھاؤس کو سمجھانا چاہیں گے اور جب آپ کی بات ھاؤس نہیں سمجھے گا یا یہ معزز اراکین نہیں سمجھیں گے تو آپ کی تقریر سے کوئی استفادہ حاصل نہیں کرسکے گا اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ اردو میں کرنا چاہیں تب بھی ٹھیک ہے (Otherwise) ہم آپ کو کل کے لئے ٹائم دیتے ہیں پوائنٹ جو آپ نے ایکسپلین کرتے ہیں بے شک (as a rule) آپ کی تقریر اردو میں ہونی چاہیے یہ میری آپ سے ریکویسٹ ہے اور اس کو آپ اسی طرح کرلیجئے گا

مسٹر منشی محمد واجہ اسپیکر (بلوچی تقریر) کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنا)

ڈاکٹر کلیم اللہ میرے خیال میں ان کو اپنی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دیجئے اس کے ساتھ ساتھ کوئی ترجمان بھی اس کے ساتھ ترجمہ کریں تاکہ سب لوگ اور بذات خود آپ اسپیکر صاحب میرے خیال میں آپ کو بھی شائد بہت باتیں سمجھ نہ آئیں تو ایک ترجمان ساتھ رکھا جائے تاکہ سب استفادہ کرسکیں (مداخلت)

مسٹر منشی محمد اسپیکر صاحب میرا کون سا قیمتی تقریر ہے کہ میں ان کو اردو میں کروں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ آپ ہمارے لئے بہت قیمتی سرمایہ ہیں منشی صاحب بالکل آپ روانی سے کریں۔

مسٹر منشی محمد (بلوچی تقریر) کارروائی ریکارڈ کا حصہ نہیں بنا)

جناب اسپیکر منشی محمد صاحب اگر آپ پروسیجر دیکھیں ایسا نہیں ہے آرٹیکل ۲۱۵ آپ ملاحظہ فرمائیں ہاؤس میں اسمبلی کی کارروائی کے ساتھ چلیں گے یا تو یہ کہ آپ اردو کا خلاصہ ساتھ پیش کریں اگر آپ پیش کرسکتے ہیں آپ دیکھ لیجئے ۲۱۵ کو ملاحظہ کریں آپ کے پاس رولز ہیں۔

مسٹر منشی محمد (بلوچی میں)

نواب محمد اکبر خان بگٹی مسٹر اسپیکر جب آپ ہم کو اپنے زبان میں بولنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں باوجود کہ ایسی کوئی پابندی نہیں ہے آپ اپنے اختیارات سے تجاوز کررہے ہیں تو ہمارے لئے اور کوئی راستہ

نہیں ہے کہ ہم اس ہال سے چلیں جائیں۔
جناب اسپیکر آپ جائیے نہیں میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔
نواب محمد اکبر خان بگٹی ہم چلے جاتے ہیں کہ آپ کیا کہتے ہیں اپنے اختیارات سے تجاوز کر رہے ہیں کسی اسمبلی میں اپنی مادری زبان میں بولنے کی قطعاً" پابندی نہیں ہے نیشنل اسمبلی میں بولتے ہیں اور یہاں بھی بولا گیا ہے پھر آپ کیسے روک رہے ہیں ہم اس کو کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتے ہیں۔
جناب اسپیکر نواب صاحب تھوڑا سا اس کو اس طریقے سے دیکھ لیجئے گا ہم نہیں کہتے ہیں کہ اس پر پابندی ہے لیکن آرٹیکل یہاں پر جو ہے یہ ملاحظہ فرمائیں گے اس کی رپورٹنگ اس طریقہ کار (مداخلت)
نواب محمد اکبر خان بگٹی وہ آپ کا کام ہے آپ کے عملے کا کام ہے اس کی رپورٹمنگ کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہمارا کام ہے جو جس زبان میں بولے وہ آپ کا اسمبلی کا کام ہے اس کے لئے ٹرانسلیشن بنائے اور ممبر صاحبان کو بعد میں دیں یہ ہمارا کام نہیں ہے۔
جناب اسپیکر نہیں ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر ان کے پاس اس کے لئے ہیں **ایکسپلیشن** (Explanation) بعد میں اردو میں کرتے ہیں تب تو ٹھیک ہے وہ بلوچی میں بے شک تقریر کریں لیکن وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں بجٹ پر اس کو لوگ سمجھ سکیں۔
نواب محمد اکبر خان بگٹی آپ کے ٹرانسلیٹر ادھر بیٹھے ہیں جو رپورٹرز ہیں وہ اس کا ترجمہ کر کے دوسرے دن ممبران کو دے سکتے ہیں۔ اس پر تو کوئی وہ نہیں ہے وہ آپ کا کام ہے۔
مسٹر منشی محمد واجہ اسپیکر۔ (بلوچی)
نواب محمد اسلم رئیسانی میں مخالفت نہیں کرتا ہوں وہ بولیں تو پھر مجھے بھی آپ اجازت دیں کہ میں تقریر کروں حاجی نور محمد صراف کو بھی اجازت دیں کہ وہ فارسی میں تقریر کریں۔
نواب محمد اکبر خان بگٹی جب یہاں مادری زبان میں ہمارے گورنمنٹ نے تعلیم شروع کیا تھا تو ہم کیسے اس کے خلاف جا سکتے ہیں کیسے براہوی اور پشتو یا دوسری زبانوں میں کیسے ہم اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ کوئی اپنی زبان میں نہ بولیں۔
مسٹر منشی محمد سر ہم سب یہ وعدہ کرتے ہیں کہ سب کی ثقافت جو ہے واجہ (بلوچی میں بجٹ تقریر کی جو کہ کارروائی کا حصہ نہیں بنی)

مولانا امیر زمان (پشتو میں بات کی جو کہ اسمبلی کی کارروائی کا حصہ نہیں بنی)

میر باز محمد خان کھیتران جناب اسپیکر میں اب اگر اپنی کھیترانی میں تقریر کروں تو سردار سنت سنگھ صاحب ہی سمجھ پائیں گے' اور کوئی نہیں سمجھے گا۔

جناب والا! اس سے پہلے بجٹ پر بہت سے مقررین نے تقاریر کی ہیں اور مسائل بیان کئے ہیں یہ صوبہ رقبہ کے لحاظ سے بہت بڑا ہے اور آبادی میں ہم تھوڑے سے لوگ ہیں یہاں ہم بھائیوں کی طرح سے کافی عرصہ سے رہ رہے ہیں لیکن آج وقت اپنی جگہ پر ترقیات اپنی جگہ پر لوگوں کے امن و امان کی حالت یہ کب تھی یہ امن و امان کی حالت کیوں بنی اس میں میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا قصور نہیں ہے یہ ہمارے چند لیڈران ہیں ان سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ پشتون' بلوچ' پنجابی' ہزارہ دیگر خدارا اس چکر سے نکل آیئے اس کو چھوڑ دیں سریاب سے اس طرف بلوچ اور سکریٹریٹ سے اس طرف پٹھانوں سے خطرہ ہوتا ہے اس طرح بلوچ اور پٹھان لڑ رہے ہیں ہم جو اپنے آپ کو بلوچ کہتے ہیں کلچر وائیز بلوچوں سے ملتے ہیں اور ہماری زبان سندھیوں سے ملتی ہے' سب سے زیادہ ڈر ہمیں لگتا ہے ہم کلیم Claim ادھر کرتے ہیں اور رہتے اس علاقے میں خدانخواستہ لڑائی ہوتی ہے پھر ہمیں یہ بھی ماریں گے وہ بھی ماریں گے۔

جناب اسپیکر! کوئٹہ کی حلقہ بندیوں کی بات ہوئی اور بات تو صرف کوئٹہ کی تھی کہ کوئٹہ میں الیکشن ہونا ہے یا نہیں ہونا ہے اس پر خون خرابہ کس لئے ہے پھر کوئٹہ میں چار آدمیوں سے کیوں پوچھا جاتا ہے کوئٹہ میں تو اکثریت سیٹلرز Settlers لوگوں کی ہے ان سے بھی پوچھا جائے۔ کہ الیکشن ہونا ہے یا نہیں ہونا ہے آپ دیکھیں الیکشن کرانے سے دیگر ممالک میں کتنے لوگ مرتے ہیں وہاں ایک مچھر بھی نہیں مرتا ہے' پورے بلوچستان میں الیکشن کی بات ہوئی ہے کہ لا اینڈ آرڈر پیدا ہوگا اتنے قتل ہوں گے یہ ہوگا وہ ہوگا ہم نے تو نہیں سنا ہے یہاں قتل ہوئے ہوں ماسوائے چند جگہوں کے جہاں پہلے سے یہ امید تھی کہ قتل وغیرہ ہونا ہے قبائلی دشمنی ہوگی۔ وہ بھی انتظامیہ کی کوئی سنجیدگی نہیں ہوئی ہے جیسا کہ ہماری پارٹی کے امیر حمزہ صاحب قتل ہوئے ہیں سردار عارف جان وغیرہ قتل ہوئے ہیں میرا خیال ہے وہ بھی الیکشن کی وجہ سے نہیں' ان کی قبائلی دشمنیاں تھیں تو اس کے علاوہ بلوچستان میں اتنے حالات خراب نہیں ہوئے ہیں ہم اس وقت یہ گزارش کریں گے کہ لیڈر صاحبان لسانی بنیادوں پر نہ جائیں کیونکہ ہم اس صوبہ میں امن و امان سے رہنا چاہتے ہیں یا ان لوگوں کو موقع نہ دیں جو کئی سالوں سے نکلے ہوئے ہیں آپ پرانی دشمنیوں کو ہوا نہ دیں۔ ان کی یہ جائیدادیں ہیں وہ رہتے ہیں اپنے فیصلے بیٹھ کر کریں لڑ کر فیصلے نہیں ہوتے۔

پہلے سے سارا ترقیاتی کام رکا ہوا ہے اور جب مسائل ہوں گے پھر ہم آگے نہیں پیچھے چلے جائیں گے۔

جناب والا یہ بجٹ کا موضوع ہے بجٹ سے متعلق اپنے خیالات کا زیادہ اظہار کریں تو بہتر ہو گا یہ چند اضافی باتیں ہیں جو ضروری ہیں۔

جناب اسپیکر! یہ بجٹ پیش کیا گیا ہے ہمارے وزیر خزانہ پڑھے لکھے آدمی ہیں لیکن ترقیاتی کاموں کے لئے عام طور پر پلاننگ پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے ہمارے دوست مولانا صاحب کی دیانتداری پر تو ہمیں شک نہیں ہے کہ وہ آنسٹ honest نہیں ہے وہ اس سے خفا نہیں ہوں گے میں ان سے معذرت کروں گا لیکن آپ اس بات کا اندازہ لگائیں کہ ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو رہے ہیں پلاننگ کا وزیر اَن پڑھ ہے کتنی بڑی زیادتی ہے اَن پڑھ آدمی کیا پلاننگ کرے گا کیا جا کر اسلام آباد میں لڑے گا جاپان میں جائے گا یورپ جائے گا کیا دوسرے سے ایڈ aid مانگے گا ڈونر doner سے بات کرے گا کیا ہماری حکومت کی اتنی بڑی فوج میں یہ پلاننگ کا محکمہ کسی اور کے حوالے نہیں کیا جاسکتا ہے قطع نظر اس سے میرا ان کی ذات سے کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ہماری جنریشن Generation اور فیوچر Future کا مسئلہ ہے اگر ہم اچھے اور پڑھے لکھے آدمی کو رکھ لیں جو باتوں کو سمجھتا ہو اگر وہ کروڑ کو لاکھوں میں کردیں ملین کو بلین میں ڈال دیں وہ اس کو نہ سمجھیں تو وہ آگے چل کر ہمارے لئے کیا مانگے گا ھاؤس میں اتنے اور وزیر موجود ہیں اگر وزیر اعلیٰ صاحب یہ محکمہ اپنے پاس رکھ لیں اور اگر اختلاف کی بات نہ ہو تو کسی اور کو دے دیں اور مولانا صاحب کو کوئی اور اچھا سا محکمہ دے دیں یہ ان کا اپنا کام ہے وہ لیڈر آف دی ہاؤس ہیں یہ بات الگ ہے کہ ان کو فیصلہ کرنے میں کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں لیکن ایک آدھا فیصلہ بڑے آرام سے خاموشی سے لے سکتے ہیں۔

ادھر جناب ہم بجٹ غریبوں کے لئے بنا رہے ہیں اور ادھر سے جناب ہم لینسر Jet جیٹ خرید رہے ہیں جیسا کہ میں نے سنا ہے یہ صرف دنیا میں چند آدمیوں کے پاس ہے جیسا کہ پرنس کریم آغا خان ہے اور ہمارے آنریبل گورنر صاحب کے لئے خرید آگیا ہے اور اس کے لئے جو ٹیم گئی ہے وہ بلوچستان پورے کا نہیں تو کوئٹہ کا ایک مہینے کا بجٹ ضرور خرچ کرکے آئی ہے۔

اس بلوچستان میں ہم غریب نہیں ہیں ہمارے پاس وسائل بہت زیادہ ہیں مری علاقہ میں تیل کے وسائل ہیں او جی ڈی سی کے چیئرمین صاحب ادھر آئے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ تیل نکالنے کے لئے ہمیں این او سی نہیں مل رہا ہے اور حکومت سیکورٹی کا این او سی نہیں دے رہی ہے۔ تو اسپیکر صاحب حکومت سے مل کر قبائلی روایت کے

تحت بات کرکے یہ کام شروع کیا جائے' ہم بھی اس سے متاثر ہوئے ہیں اب ہمارے ہاں جندران میں بھی کافی تیل کے وسائل ہیں انہوں نے کافی کوشش کی ہے کہ اجازت ملے تیل کی تلاش کے لئے او جی ڈی سی کو مری صاحبان کی وجہ سے اس علاقے میں داخل نہیں ہو رہی ہے۔ وہ ہمارے ساتھ بھی منسلک ہیں' آخر ان ہی افسروں نے تیل نکالنا ہے۔

اس سے جنریشن کو روزگار ملے گا۔ دنیا کدھر پہنچ گئی ہے کل کتنا بڑا رشیہ تھا اب اس روس کی کتنی اسٹیٹ بن گئی ہیں یہ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ کل کیا ہوگا لیکن آج لوگوں میں مفاہمت ہونی چاہیے۔ تیل نکالنے کے لئے ہو یا گیس نکالنے کے لئے ہو اب نواب صاحب لیڈر آف اپوزیشن کے علاقے میں پیرکوہ لوٹی اور ڈیرہ بگٹی میں یہ وسائل ہیں وہاں کون لوگ کام کر رہے ہیں انہی کے لوگ کام کر رہے ہیں پھر اس علاقے میں کافی ریل پیل ہوتی ہے گاڑیاں آتی ہیں۔ پیسہ آتا ہے افسر آتے ہیں جب ان کو وہاں مستقل رہنا پڑتا ہے وہاں پر وہ اسکول بناتے ہیں اس طرح سے ساری چیزیں متعلقہ ہوتی ہیں۔ علاقے کے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

جناب یہاں گاڑیوں کا ذکر بار بار ہوا ہے جناب آپ کو پتہ ہے اسلام آباد میں ۳۔ ۴ اسٹار جنرلوں کو ۱۰۰ سی سی کی گاڑی میں بٹھا دیا گیا ہے اور وہ بڑے آرام سے مزے سے اس میں پھر رہے ہیں۔ مگر ہمارے ۱۸ گریڈ کے آفسر ڈی سی پیجارو میں پھرتے ہیں پیجارو سے گزر کر لینڈ کروزر میں پھرتے ہیں اب اس کی قیمت ملین سے زیادہ ہے ہمارے بلوچستان میں پانچ ہزار سے زائد گاؤں تو ہوں گے میں اندازے سے کہتا ہوں یہاں کتنے گاؤں بکھرے ہوئے ہیں ہم اس سے پانچ ہزار گاؤں کی آبادی کو بنیادی سہولیات مہیا کرسکتے ہیں اگر کام زیادہ ہے تو ڈی سی صاحب تو پیجارو کی بجائے سوزو کی جیب میں جائے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔ سوزو کی جیپ اور کار استعمال کرے۔ پھر میں سمجھتا ہوں لینڈ کروزر دینا زیادتی ہے۔ ایک فیڈرل سیکرٹری جس کا وہاں مرکز میں بہت ہولڈ ہوتا ہے وہ کام بھی بہت کرتے ہیں اگر ان کو سوزو کی جیپ دیتے ہیں تو پھر یہ بھی استعمال کرسکتے ہیں اگر یہاں قومی نمائندوں کو منسٹر کو ایک گاڑی مل جاتی ہے یا ان کے پاس دو دو گاڑیاں ہوتی ہیں تو بہت شور اٹھتا ہے کہ منسٹر کے پاس اتنا گاڑیاں ہیں۔ اور وہاں پر ۱۸ گریڈ کے آفیسر کے پاس بیس لاکھ بائیس لاکھ کی گاڑی دی جاتی ہے تو یہ زیادتی ہوگی۔ اس کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کو ایک اہم فیصلہ کرنا ہوگا کہ مہنگی گاڑیاں خریدنے سے اجتناب کریں۔

اسلام آباد میں اتنے ہاؤسسز ہیں کہ وہ اکثر خالی پڑے رہتے ہیں کسی ایم این اے ایم پی اے اور سینیٹر کی

چپٹ پر دس دس کمرے الاٹ ہوتے ہیں تو بجائے ان کو ادھر رہنے کے یہ کروڑوں روپے کیوں خرچ کئے جارہے ہیں اس کو فوری طور پر ریوائز کیا جائے کیونکہ اس کی قطعاً" ضرورت نہیں ہے اگر اس طرح کی بات ہے جناب ادھری کوئٹہ میں بیس ہزار روپے ایک منسٹر صاحب کے گھر کے لئے دے رہے ہیں بجائے اس بیس ہزار روپے دینے کے اسلام آباد میں آپ نے کشمیر ہاؤسز دیکھی ہوگی منسٹرز کالونی بنادیں اور اب منسٹروں کی آپس میں کو آرڈینیشن بھی نہیں ہے۔ ہم ایم پی آیز کو منسٹروں کے گھر معلوم نہیں ہیں عوام کا کیا ہوگا کسی منسٹر کا گھر سٹیلائٹ ٹاؤن میں ہے اور کسی کا گھر کہیں اور ہے اگر منسٹرز کی ایک کالونی بنائی جائے اور منسٹرز کے لئے اچھے بنگلوز بنادیں کم از کم ایک آدمی ایک وقت میں منسٹرز کا معلوم کر سکتا ہے کہ وہ کہاں رہتا ہے یہ سب بجائے اسلام آباد میں فلیٹس بنانے کے یہاں خرچ کئے جاسکتے ہیں۔ تیسری بات جناب اسلام آباد میں کوئی بلیو پلازہ بن رہا ہے بلوچستان گورنمنٹ کا گرین پلازہ تو گرین پلازہ میں پتہ نہیں گرین بزنس ہوگا یا ریڈ بزنس بہرحال ہمیں معلوم نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی غیر ضروری ہے کیونکہ اس سے پہلے پاکستان میں چار ہوٹلز ہیں میں چونکہ محکمہ ٹورازم (Tourism) کا منسٹر بھی رہ چکا ہوں پی ٹی ڈی کے بڑے ہوٹلز ہیں مری وغیرہ میں تو انہوں نے پچاس ہزار روپے بچا بچا کر حکومت کو نہیں دیئے حالانکہ انکے مقابلے میں چھوٹے ہوٹل لاکھوں روپے کما کر دے رہے ہیں مالکوں کو اگر اس میں سے وہ کما کر نہیں دے سکتے تو ہمارا یہ بلیو ہوٹل بھی کچھ کما کر نہیں دے سکتا ہے ان لوگوں کو ضرور کما کر دے گا جو وہاں اس کے مینجمنٹ میں ہوں گے وہ پھر شفٹ ہوتے رہیں گے۔ چینج (Change) ہوتے رہیں گے۔ جس طرح سے بھی ہے جمالی صاحب میرے خیال میں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری یہ تجویز ہے آگے فیصلہ کرنا ان کا کام ہے' جناب عالی یہاں پر محکموں کی بات ہوئی ہے جناب بلوچستان میں سب سے کم پیسہ لائیو اسٹاک کے لئے رکھا جاتا ہے لائیو اسٹاک کے منسٹر صاحب شائد موجود نہ ہوں لیکن جناب ہمارے علاقے کے اسی (۸۰) فیصد لوگ لائیو اسٹاک پر مال مویشی پر گزارہ کرتے ہیں اور یہاں ان کو فنڈز جنگلی جانوروں سے بھی کم دیئے جاتے ہیں۔ وائلڈ لائف کے فنڈز اور لائیو اسٹاک کے فنڈز تقریباً" برابر ہوتے ہیں تو جناب ان فنڈز سے یہ لوگوں کی مال مویشی کے لئے کیا خدمت کرسکتے ہیں علاج معالجہ یا چراہ گاہیں بنائی جاسکتی ہیں اس پر اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو یہاں اتنا ہمارے علاقوں میں مال مویشی ہیں جیسے ڈیرہ مراد جمالی ڈیرہ بگٹی 'کوہلو' مری 'موسیٰ خیل' بارکھان' کھیتران' وغیرہ میں اتنی مال مویشی ہیں کہ ہم یہاں سے گوشت پیک کرکے مشرق وسطیٰ تک امپورٹ کرسکتے ہیں

ان لوگوں کے لئے وہاں پر بہترین وولن انڈسٹری بن سکتی ہیں۔ انڈسٹری سے یاد آیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمارے رکھنی کو منی انڈسٹریل اسٹیٹ (Mini Industrial State) قرار دیا تھا ویسے بجٹ میں معلوم نہیں ہے شائد بھول گیا ہو اگر اس طرح سے اس محکمہ پر توجہ دی جائے جناب کہیں ڈاکٹرز ہیں تو ان کے پاس ویکسین نہیں ہیں اگر ویکسین ہیں تو فرج نہیں ہیں ریفریجریٹر نہیں ہیں اور میں پچھلی دفعہ بارکھان میں تھا تو وہاں پر ایک آدمی آیا وہ بڑا پریشان اور روتا ہوا منہ بنایا ہوا تھا کہہ رہا تھا کہ جی میری ڈیڑھ سو بھیڑیں مرگئی ہیں میں نے کہا کہ بھئی اگر مرگئی ہیں تو ان کا آپ نے خود خیال رکھنا ہے کیا ہوا انکو 'اس آدمی نے جواب دیا "میں ان کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا اس نے انہیں ویکسین وغیرہ لگایا جس کی وجہ سے وہ مرگئیں' میں نے ڈاکٹر کو بلوایا اب بھی وہ ڈاکٹر وہیں موجود ہے میں نے اس سے کہا کہ یہ کیوں مرگئیں؟ اس نے جواب دیا کہ یہ اس لئے مرگئے کہ ان کو دو تین سی سی انجکشن زیادہ لگ گئے۔ جناب اس غریب کا گھر تباہ ہو گیا اگر ویکسین بھیجتے ہیں تو انہیں چیک کر کے اچھی جگہ پر رکھا جائے اور کسی ماہر آدمی کو دیا جائے جناب زراعت کی ریسرچ میں ہم سنتے ہیں کہ ہر سال کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ لیکن جناب میں اپنے علاقے میں فصل پر موجود تھا میرے خیال میں بارکھان نصیر آباد اور سبی کے بعد سب سے زیادہ گندم پیدا کرنے والا علاقہ ہے لیکن جناب اسپیکر وہاں پر ایک بیماری ہوتی ہے جسے لوگ سرخی کہتے ہیں گندم کی کھڑی فصل یکدم آگ کی مانند سرخ ہو جاتی ہے تو اس کے لئے زراعت کے محکمے کا کوئی آدمی دوربین میں بھی نظر نہیں آتا کہ اس سے کم از کم مشورہ لیا جاتا کہ یہ کیا بیماری ہے اور اس کا کیا حل ہے۔ میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کمزور اور پرانے بیج کی وجہ سے ہوتا ہے کیونکہ اعلیٰ اور اچھا بیج محکمہ زراعت خرید تا ہے تو وہ اسے چند با اثر لوگوں کو بیچ دیتا ہے باقی عام زمیندار اور کسان وغیرہ اپنی کاشت کی ہوئی بیج ہوتے ہیں جو کہ صدیوں پرانا چلا آرہا ہے۔ اس سلسلے میں وہاں کوئی توجہ نہیں دی جاتی اس محکمہ پر توجہ دینی چاہیے۔ تاکہ اس پر اچھی پلاننگ ہو اور اس کے ساتھ ڈور ز گھنٹے تین سو کئے گئے ہیں اگر حکومت کے لئے اتنی مجبوری ہے تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان تین سو سے زمینداروں کو کوئی فائدہ نہیں ہے اگر اس کو ریوائز کیا جائے کیونکہ پہلے سے ہی پانی اور بجلی کی مشکلات ہیں اگر یہ تین سو کر دیا جاتا ہے آج تو ہم ایم پی اے فنڈ سے ہم اور آپ دے دیں گے لیکن کل اگر ایم پی ایز نہ ہوں گے اور کوئی اور لوگ آئیں گے تو انہیں اپنی جیب سے لٹانا پڑے گا جس سے عوام کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اس لئے وزیر خزانہ صاحب مہربانی فرما کر سوچیں۔ جناب بلوچستان میں بے روزگاری انتہا تک پہنچ چکی ہے سندھ میں آج اس وقت فوج بھیجی جا رہی ہے اور حالات کنٹرول نہیں ہو رہے ہیں

اس کی وجہ یہ ہے کہ تمام بے روزگار لوگ اور بیروزگار گریجویٹس جنہوں نے اسلام آباد کے دروازے روزگار کے لئے کھٹکھٹائے اور جنہوں نے باہر کے ملکوں سے پڑھ کر آئے اور انہیں یہاں نوکری نہیں ملی تو ان لوگوں نے دوسرا کام یہ کیا کہ وہ ڈاکو بن گئے ظاہر ہے وہ پڑھے لکھے لوگ تھے انہیں روٹس بھی معلوم تھیں اور سارا قصہ معلوم تھا وہ ویسے بھی زندگی سے بیزار تھے اور سوچتے تھے کہ ہم نے اتنی محنت کی اور اتنا کام کیا مگر نوکری نہیں مل رہی لہذا ہم ڈاکے ڈالیں جناب بلوچستان کی صورتحال بھی اسی طرف جا رہی ہے آج تک ہم تین اعشاریہ پانچ کے کوٹہ کی بات اسلام آباد میں کرتے ہیں جیسے میں نے اپنے منسٹری کے وقت کسٹم کے محکمے میں چند کلرک اور سینئر کلرک لگوائے ان کو بھی فارغ کر دیا گیا ہے دوسرے صوبوں سے کلرک بھرتی کر کے بھیج دیئے گئے ہیں جب آپ کے صوبے کے کلرک بھی رہنے نہیں دیئے جاتے ہیں اور اسلام آباد سے دوسرے بھیج دیئے جاتے ہیں دوسرے تین اعشاریہ پانچ کوٹہ اور باقی اکیس گریڈ اور بائیس گریڈ کی نوکری کے لئے کیسے کہیں گے کہ ہم آپ کو کوٹہ دیں گے اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ صاحب کو تجویز دوں گا کہ ایک مہینے کے لئے ایسی ایک پوری ٹیم بنائی جائے جس میں چاہے مجھے نہ ڈالا جائے کسی اور کو ڈالا جائے یہ ٹیم اسلام آباد جائے اور ہر محکمہ کے سیکرٹری کے ساتھ اور وزیر اعظم کے ساتھ جو مری میں ہیں ان کے ساتھ وہ ضرور ملیں جناب ویسے پچھلی دفعہ کچھ (Joke) سا بنا ہوا تھا کہ جمالی صاحب نے وزیر اعظم صاحب سے کہا کہ "وہ مری کا مسئلہ ہے "نواب مری کے بارے میں شائد لوگ کہتے ہیں کہ "جی انہوں نے کہا میں روز مری جاتا ہوں کوئی پرابلم نہیں ہے دسو کی گل اے "تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا جی نواب مری کا مسئلہ ہے اس مری کا مسئلہ نہیں ہے۔ جناب اگر وزیر اعلیٰ صاحب مری گئے ہوں تو ان کے ساتھ وہاں بھی جا کر ملیں اور ان سے آئندہ نوکریوں کے لئے پلاننگ کر کے آئیں ایسے خالی ہاتھ نہ آئیں۔ ان کے ساتھ (Way Oppological) اختیار نہ کریں اپنا حق مانگیں ان سے چھینیں اور ان سے بات کریں پراپر (Proper) طریقے سے اور مہینہ ڈیڑھ مہینہ بیٹھ کر کے ہر وزارت سے بات کریں۔ وہ کہتے ہیں کہ جی بلوچستان کے کوٹہ کے لئے ہم لوگ مشتہر کرتے ہیں لیکن وہ (Fullfil) نہیں کرتے تھے لہذا ہم نے یہاں سے لے لئے 'بھئی آپ نے کیوں لے لئے ؟ آپ ان پوسٹوں کو پاکستان ٹائمز اور ڈان اخباروں میں مشتہر کرتے ہیں یا روزنامہ مسلم میں کرتے ہیں۔ جو تیسرے دن یہاں پہنچتی ہے جسے صرف ایک فیصد لوگ پڑھتے ہیں جن میں سے اکثر کو نوکری کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ان کو مشرق' جنگ اور دوسرے عام اخباروں میں جنہیں لوگ یہاں زیادہ پڑھتے ہیں آپ مشتہر کریں تاکہ لوگ اس کو پڑھ کر درخواست دیں۔ تیسری بات یہاں پر بلوچستان میں' جناب میں بڑی خطرناک بات کر رہا

ہوں' ڈی ایم جی' سی ایس ایس لوگوں کے بارے میں' میں ان کی مخالفت تو نہیں کرتا اور نہ مجھ میں اتنی ہمت ہے جناب والا میں بلوچستان میں دیکھ رہا ہوں ڈی ایم جی آفیسر ٹوٹلی Totally چھا گئے ہیں (پی' سی' ایس) یا (سی ایس۔ ایس) بلوچستان کے لوگوں نے پاس کیا ہوا ہے۔ وہ لوگ مایوس ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اس وقت پنجاب اسمبلی میں بھی اس پر بحث مباحثہ جاری ہے اسی حوالے سے میں کہوں گا اولاً" تو اس پر ایک فیصلہ ہونا چاہیے۔ کہ کم از کم تیس فیصد ستر فیصد کو مد رکھیے' ستر فیصد بلوچستان اور اگر تیس فیصد اسلام آباد سے لائیں بلا لائیں لیکن ستر فیصد بلوچستان کے لوگوں کو رکھا جائے۔ پہلے ہی تعلیم یافتہ نوجوان بے روزگار پھر رہے ہیں اگر یہ لوگ مایوس ہو جاتے تو ایک بہت بڑا خوفناک سین پیدا ہو گا' اس لئے ضروری ہے پہلے سے کوئی لائحہ عمل طے کرنا چاہیے کہ یہاں پر ان لوگوں نے ڈگریاں لی ہیں کھڑے لائن لگائیں' (ایس اینڈ جی اے ڈی) میں بیٹھیں گے' تو اس کا ری ایکشن بھی غلط ہو گا' اس پر جناب میں تجویز کروں گا کہ کم از کم تیس اور ستر فیصد کی حد ضروری رکھی جائے اس میں دس پرسنٹ ڈی' ایم جی میں اگر مقامی لوگ بلوچستان کے (سی۔ ایس۔ ایس) کی وہ بھی فیڈرل گورنمنٹ کے پیرالیلی کے سروس سے آئی ہیں۔ ان کو ترجیح دی جائے ان کو انہی پوسٹوں میں بھیجنے کی اس کے علاوہ ایجوکیشن کے بارے میں جس کے لئے ایجوکیشن کی وزارت کو فنڈ زیادہ دی گئی ہے لیکن اس سال پورے صوبے میں صرف تین سو اسکول کھولنے کی منظوری دی گئی ہے میرے خیال میں تین سو اسکول کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ اگر یہاں لوگ نزدیک رہتے ایک دوسرے کے تو ٹھیک تھا لیکن یہاں آبادی منتشر ہے کئی میل بعد ایک گاؤں آ جاتی ہے' ہر بھائی علیحدہ بیٹھا ہوا ہے' اور اکثر لوگ مال مویشی کا کاروبار کرتے ہیں اور بڑے خونخوار کتے پالتے ہیں بچے اس ڈر سے ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کے اسکول سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ لوگوں کے آپس میں اختلافات ہیں یعنی ایک گاؤں کے لوگوں کا دوسرے گاؤں والوں سے جس کی وجہ سے ہماری نئی جنریشن تباہ ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں گزارش کرتا ہوں کہ اس سال کم از کم ایک ہزار نئے سکولز کھولیں جائیں۔ کیونکہ جب ہم اپنے حلقے میں جاتے ہیں تو لوگ ہاتھ باندھتے ہیں کہ جناب کچھ نہیں چاہیں نہ ٹیوب ویل نہ روڈ صرف ایک ماسٹر چاہیے کمرے کا انتظام ہم خود کر دیں گے۔ اس سلسلے میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہر حلقے کو ۱۵ پندرہ یا بیس ۲۰ اسکول دیے جائیں ماڈل سکولز ڈویژنل ہیڈکوارٹر میں کھولیں اس طرح کے اچھے اسکول لارنس بہاولپور وغیرہ میں بھی ہے۔ لیکن وہاں غریب آدمی کو کوئی داخلہ نہیں دیتا اگر داخلہ مل بھی جائے تو وہ اس کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ گاؤں کے سکول سے یہ فائدہ ہے کہ بچہ آدھا ٹائم اسکول جاتا ہے اور آدھا ٹائم مال مویشی

چڑاتا ہے۔

جناب والا پچھلے سال چیف منسٹر صاحب نے رکھنی میں دو گرائمر اسکول کھولنے کے لئے پچیس پچیس لاکھ دینے کا اعلان کیا تھا لیکن اس بجٹ میں ان کا ذکر نہیں اپنے دور کی ایک بات کرتا ہوں جب میں فیڈرل منسٹر تھا سابقہ دور حکومت میں کہیں دورے پر گئے ایک صوبائی وزیر اور اس حلقے کا ایم این اے بھی ہمارے ساتھ تھا۔ تو ہم نے اس سے کہا کہ ہم نے کچھ اعلانات کرنے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپ نے دوبارہ بھی ادھر آنا ہے یا یہ آپ کی اولین اور آخری بار تھی۔ تو میں نے کہا کہ ہم نے دوبارہ بھی آنا ہے' تو انہوں نے کہا کہ یہاں اعلانات نہ کریں اسلام آباد جا کر وہاں سے جو کچھ کرنا ہے کریں ابھی ہمارے جمالی صاحب نے اعلانات تو کر دیئے' امید ہے کہ وہ انشاء اللہ اس کو عملی شکل بھی دے گی۔ ژوب میں ایک پولیٹیکل ایجنٹ ہے اس نے کوہلو مین گرائمر اسکول کھولنے کا سلسلہ شروع کیا چھوٹے لوگوں سے چندہ کیا' کچھ اپنے ڈویلپمنٹ فنڈ سے پیسہ نکالا۔ اب لوگ پتہ نہیں کہاں کہاں اپنے بچے داخل کروانے آتے ہیں' تو اس طرح ہمارے علاقے میں جو اسکول کی کمٹمنٹ لیڈر آف دی ہاؤس نے کی' اگر اس پر امپلیمنٹ کی جائے تو میں اس کا مشکور ہوں گا۔

جناب والا! اس وقت جو لسانی جھگڑا ہمارے ہاں چل رہا ہے عام طور پر لوگ یا تو زبان کے مسئلے یا جو بھی دوسرے مسئلے ہیں ایک آدمی اپنی سیاست کے بارے میں ضرور سوچتا ہے کہ کس طرح سیاست کرنا ہے اس ہاؤس میں بیٹھے لوگ بھی اس طرح سوچتے ہیں لیکن وہ دوسری جانب نہیں سوچتے کہ ان پر کتنے اخراجات ہو رہے ہیں فرنٹیئر کور اور بی آر پی وغیرہ کو ڈیلی Daily کتنی رقم دی جاتی ہے کیونکہ جب وہ راؤنڈ Round کرتے ہیں یا چیک پوسٹ بنا کر کھڑے ہیں خواہ مخواہ تو کھڑے نہیں' ان کو گاڑیاں چاہییے' پیٹرول چاہییے۔ جب اس طرح کا مسئلہ ہوتا ہے تو ایک اندھا کھاتہ ہوتا ہے' کہ اتنا فنڈ ادھر چلا گیا اور اتنا فنڈ وہاں چلا گیا۔ تو اس طرح کی چیزوں کو ٹھنڈے ذہن سے سوچنا ہوگا کہ ڈویلپمنٹ کس کی رک رہی ہے نقصان کس کا ہو رہا ہے' اگر واٹر سپلائی کی توسیع کے لئے چھوٹا موٹا پیسہ پڑا ہے وہ بھی لا اینڈ آرڈر پر خرچ ہو رہے ہیں۔ اور ایجوکیشن کے پیسہ بھی لا اینڈ آرڈر پر خرچ ہو رہے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ سب ہماری بدبختی ہم کیوں اس طرح کے حالات پیدا کر رہے ہیں اس ہاؤس میں بیٹھے لوگ بھی کافی اثر رسوخ والے ہیں۔ وہ سب مل کر کے اس بات کو ختم کر دیں کیونکہ جب کرفیو لگ جاتا ہے ایک عام غریب آدمی جو ڈیلی ویجز Daily Wages پر کام کرتا ہے' وہ یقیناً" اس سے کافی متاثر ہوگا چونکہ وہ اپنے گھر سے نکل نہیں سکتا تو اپنے بچوں کا پیٹ کیسے پالے گا۔ لہذا ان لوگوں کی حالات پر رحم کریں اور ان

جھگڑوں کو ختم کریں' جناب یہاں سب سے بڑا غور طلب پہلو ایک اور ہے وہ محکمہ واپڈا' میں سمجھتا ہوں جتنا غنڈا گردی وہ بلوچستان میں کر رہا ہے شائد وہ کہیں اور نہیں کر رہا ہو۔ واپڈ کا چیف اتنا ہی شریف ہے غالباً" چیف سارے شریف ہوتے ہیں تو اس لئے اس کی بات نیچے والے مانتے نہیں' میرے اپنے گاؤں میں واٹر سپلائی پچھلے چھ ماہ سے کمپلیٹ ہے اس کو انرجائل energile کرنے کے لئے ایک لاکھ تیس ہزار روپے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے جمع کرائی ہے۔ لیکن ابھی تک بجلی سپلائی نہیں ہوئی' ایکسین واپڈا کے دفتر کے جتنے طواف میں نے کی کوئٹہ میں (آر۔ ای۔ ڈی) کے میں اس کے نام نہیں لوں گا' اتنے طواف کدھر اور کرتا شائد میرے گناہ بخشے جاتے۔ جناب جب ان سے ملاقات کرتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے آپ کو لکھا ہے تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ ہم تو مرکز کے ملازم ہیں۔ پھر ہم ان سے کہتے ہیں کہ فیڈرل منسٹر جام صاحب نے بھی تو کہا تھا تو کہتے ہیں کہ جی ہم تو لاہور کے انڈر ہے۔ بھائی لاہور میں کس کے انڈر ہے' نہ آپ جام صاحب کے انڈر ہیں اور نہ ہی جمالی صاحب کے' اب ہم چیئرمین واپڈا کے پاس جائیں ایک واٹر سپلائی کو بجلی کنکشن کے لئے گاؤں تو ہمارے سارے ان فیزبل (Unfeasible) قرار دیئے گئے جناب گاؤں کیسے فیزبل نہیں جب کہ ان کا فاصلہ ہمیں معلوم ہے جب آپ کو الیکٹریفیکیشن کے لئے فنڈ دیا گیا' پچاس لاکھ روپے۔ اس میں پانچ گاؤں کو بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ فی گاؤں دس لاکھ روپے اگر اس رقم سے ایکسیڈ کرتا ہے کوئی گاؤں تو ایک گاؤں کو کاٹنے کی بجائے دو گاؤں کی ایک کو بجلی سپلائی کر دیں۔ سروے کے لئے ہم نے اپنی گاڑیاں ان کو دیں۔ لیکن ابھی تک وہاں ایک پول نہیں لگا۔ کل پرسوں پھر میں نے چیف انجینئر واپڈا سے بات کی کہ گاؤں میں واٹر سپلائی کو بجلی کنکشن نہ ملنے کی سبب لوگ ٹریکٹروں پر پانی لاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ایکسین صاحب کہتے ہیں کہ ہم کھمبے لیں جاتے ہیں۔ وہاں کھیتران صاحب ہم سے جبراً" کھمبے لے کر اپنے حلقے میں ڈال لیتا ہے اور ہمیں کام کرنے نہیں دیتا۔ تو میں نے کہا کہ میں کلمہ پڑھوں قرآن مجید اٹھاؤں تمہارے سامنے پیسہ دیا محکمہ والوں نے ہمیں پانی کی ضرورت ہے۔

گاڑیاں ہم نے ایکسین کو دی ہے ان کی خدمت کے لئے اگر وہ کھمبے نہیں لگا کر دیتے تو صوبائی حکومت کو جمالی صاحب کو تھوڑا دیکھنا چاہیے میٹنگ کرنی چاہیے اگر فیڈرل گورنمنٹ کے انڈر ہے تو واپڈا کے منسٹر جام صاحب ہیں وہ اس کی بات مانتے ہیں وہ اپنے صوبے میں وہ کس طرح ایسے سینہ زوری سے رہتے ہیں چیف سیکریٹری صاحب کو چاہیے اس پر ایکشن لینا چاہیے کہ اگر یہ فیڈرل لائن ہے جمالی صاحب نے کہا کہ جی یہاں پر فیڈرل لائن آئے گی' لیکن وہاں کے لئے میں سمجھتا ہوں وائیبل ہے فیزیبل ہے راستے میں بہت سارے گاؤں آتے ہیں

لیکن ان لوگوں نے صرف ادھر جانا گوارہ نہیں کیا جس کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ جی یہ فیزیبل نہیں ہے ہم نہیں کام کرتے اس طرح سے جناب ان تمام باتوں کو ہمیں دیکھنا پڑے گا' آخری بات سرزنزدیک آؤں سندھ کی بات ہم چونکہ اسمبلی میں ہاؤس میں ایک مینڈیٹ لے کر لوگوں کو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں جناب سندھی بھی ہمارے بھائی ہیں' ان کی بات ہمیں کرنی پڑے گی۔ سر اس کے لئے کوئی ایسی بات میں نہیں کروں گا جو کہ کسی کا دل دکھائے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ سندھ میں جو ملٹری آپریشن کیا جارہا ہے جناب ہم نے ملٹری آپریشن کا پہلا تجربہ بنگال میں دیکھ لیا ہوا ہے ملٹری آپریشن جب ہوتا ہے جناب یہ ایک مہینے سے ڈھونڈورا پیٹا جارہا ہے کہ ملٹری آپریشن ہو رہا ہے ڈاکوؤں کے خلاف ڈاکوؤں تو اتنی دیر میں جہاں جانا تھا وہ تو وہاں چلے گئے اب ڈاکوؤں کا خاتمہ ہم سمجھتے ہیں کہ غریب سندھیوں کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اب اس بات پر ہم یہ اس ہاؤس کی طرف سے بھی اس بات کو اٹھاتے ہیں کہ ملٹری آپریشن کی بجائے یہ عام طور پر ہر حکومت کا جناب ایک آخری بہانہ جب عوام کا اعتماد وہ کھو بیٹھتے ہیں اس وقت ملٹری آپریشن کرایا جاتا ہے کبھی ۱۴۷' ۱۴۴' ۲۴۵ اور دوسرے سیکشن کے اختیارات ہے اس میں اتنے Contradiction کے جناب پریذیڈنٹ صاحب نوشہرو میں کچھ اور کہتے ہیں اور وزیر اعظم صاحب کچھ اور کہتے ہیں اور الٰہی بخش سومرو صاحب منسٹر ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی میں تو قانون کا وزیر نہیں ہوں کہ مجھے یہ سیکشنوں کا پتہ ہو انٹیریئر منسٹر صاحب کہتا ہے کہ جی غریب فیضو میں مار کر جب غلطی سے انہیں مارتے ہیں اس کو پھر کہتے ہیں کہ الذوالفقار کے لوگ ہیں الذوالفقار اول تو ہے نہیں اگر کوئی ہے تو ان کا کسی سے تعلق نہیں ہے ان کو آپ لوگ مت چھوڑیں لیکن اس غریب لوگوں جا کر سمندر میں مچھلیاں پکڑنے والوں کو اگر آپ گولی مار کر الذوالفقار کا بھی سنگاپور ایرلائنز جہاز کی باتیں کرتے ہیں یہ باتیں بہت زیادتی ہوگی اب کل تک جام صادق کے وقت میں کچھ مجسٹریٹوں کو ان علاقوں میں بھیجا اب آپریشن کرنے سے پہلے بنگال کی طرح بنگلہ دیش کی طرح آپریشن شروع کرنے سے ایک ہفتہ تمام سندھی مجسٹریٹوں کو اپنے علاقوں سے واپس ایس ایس اینڈ جی اے ڈی بلالیا اور پھر ان کے مقابلے میں کس کو بھیجا ہے تمام ایم کیو ایم کے لوگوں کو اٹھا کر کے ان کے ضلعوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو بھی دیئے تاکہ ہم جتنی گندھ کریں گے اس پر یہ لوگ پردہ ڈالیں گے کہ جی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا تھا یہاں جاؤ وہاں جاؤ ایسی چیزیں اگر آج سندھ میں ہورہی ہیں کل آپ کے ساتھ بھی اس صوبے میں ہوسکتا ہے کہ جی آپ لوگ پشتوں بلوچ آپس میں لڑتے ہیں تمہیں سیدھا کرنے کے لئے یہاں کے کور کمانڈر کو اختیارات دے دیتے ہیں جناب یہ اسمبلیاں ہیں یہاں پر عوام کی آواز کچھ سنی دیتی ہے سول حکومت

سندھ میں ہے وہ جس جس طرح سے حکومت کرتی ہے ڈاکوؤں کے خلاف ایکشن لیں اس کے پاس رینجرز ہیں اس کے پاس پولیس ہے آخر ملٹری کا میرے خیال میں ایک جمہوری حکومت میں گنجائش نہیں ہے اس کے ساتھ ہی جناب ایک چھوٹی سی بات آخر میں وزیر خزانہ کو اس بات پر میں شکریہ بھی ادا کروں گا کہ چند باتیں ان نے اچھی بھی کی ہے اچھی باتیں یہ یہ ہے کہ آن گوئنگ بجٹ دے دیا ہے کیونکہ نہ بجٹ نیا ہو نہ سردردی ہو نہ لوگوں کو آپس میں لڑنا پڑے اور نہ لوگ آپس میں یہ کہیں کہ یہ واٹر سپلائی مجھے کم ملی ہے فلاں چیز مجھے زیادہ ملنی چاہیے اس پر اس نے جھگڑا ہی ختم کردیا۔ یہ جو جاری اسکیمیں ہیں نہ آپ کا مسئلہ نہ میرا مسئلہ یہاں پر آئی' جے آئی کی حکومت تو نہیں ہے بلکہ مخلوط حکومت ہے تاج محمد جمالی کی حکومت ہے اور پیر پگاڑا صاحب نے کل نام کوئی نیا رکھا ہے آئی' جے' آئی پر شائد آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا وہ کہتا ہے۔ آئی' جے' آئی کی بجائے یہ مخلوط حکومت ہے اس کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا خدا حافظ

مولانا امیر زمان میرے خیال میں میں پشتو میں بات کروں۔

جناب اسپیکر آپ اپنے نمبر پر کریجئے گا۔

مولانا امیر زمان کھیتران صاحب سے وضاحت چاہتا ہوں کھیتران صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے پی اینڈ ڈی کا منسٹر ان پڑھ ہے وہ اس کی وضاحت کریں کہ ان پڑھ کس کو کہتے ہیں اگر اس کو پڑھا ہوا کہا جاسکتا ہے کہ جس کے ساتھ اقتصادیات' معاشیات کا علم ہو تو میرے خیال میں پوری اسمبلی میں اقتصادیات و معاشیات کا ماہر نہیں ہے اگر ہے تو وہ کہاں ہے ہم اس کے ملنے تیار ہیں نمبر ۲ اگر پڑھا ہوا اس کو کہتا ہے کہ صرف انگریزی بولنے والے ہو تو میرے خیال میں انگریزی کوئی علم نہیں ہے اور جو کھیتران صاحب نے کہا تھا اسے تو دینی علم کا توہین ہوگیا ہے۔ اور سارے علماء کا استحقاق مجروح ہوگیا ہے اور وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں اور اگر پڑھا ہوا اس کو کہتے ہیں کہ جیسا کھیتران صاحب ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی تک پیپلز ورکس پروگرام کی سائیکلیں پڑی ہیں اس نے تقسیم نہیں کیا ہے تو گزارش یہ ہے کہ ابھی تک اگر آپ دو سائیکلیں تقسیم نہیں کرسکتے تو ہم بلوچستان کا بجٹ کس طرح جلدی میں تقسیم کریں تو لہٰذا کھیتران صاحب اس مسئلے کا ذرا وضاحت کردیں اس سے تو ایک ہمارے استحقاق مجروح ہوگئے' دوسرا دینی تعلیم کا اس سے یقیناً' توہین ہوگیا اور لہٰذا ان پڑھ اس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ دینی علم نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ کھیتران صاحب کے ساتھ اس وقت یہ علم نہیں ہے کہ وضو کس چیز سے ٹوٹتی ہے اور کھیتران صاحب کے ساتھ اس چیز کا علم نہیں ہے کہ روزہ اور کفارہ کس سے ہو سکتی ہے اور اگر کھیتران

صاحب نے سیکھا ہے کہ فلاں ماہ رمضان ہے یہ بھی ہم نے سیکھایا ہے اور اگر کھیتران صاحب کو یہ علم ہے کہ زکواۃ و عشر یا ہمسایہ کے حقوق ہے یہ بھی ہم سے سیکھا ہوا ہے تو اس بنیاد پر ہمارے شاگرد اپنے استاد کی توہین کرتی ہیں لہذا گزارش ہے کہ کھیتران صاحب اس کی وضاحت کریں۔

میرباز محمد خان کھیتران اگر مولانا صاحب کی اس سے دل آزاری ہوئی ہے تو اس پر میں معذرت خواہ ہوں میں نے ایسی بات نہیں کی یہ اقتصادیات کی بات ہے اس کے لئے کافی علم چاہیے دوسرا اس کے لئے پیسہ لینے کے لئے بجٹ بنانے کے لئے دینی تعلیم کی بات قطعی ہی نہیں کیا ہے نہ میں نے بلڈوزر گھنٹے بھیجنے کے کسی وزارت کو کہا ہے نہ میں اس طرح کہوں گا میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کو میں نے یہی کہا کہ وہ اقتصادیات کے ماہر نہیں ہیں یا ان سے بہتر آدمی اس کابینہ میں موجود ہو وہ آپس کی مفاہمت سے کریں میں نے یہ نہیں کہا کہ ان کی ذات پر یا اس کے پاس دینی علم نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان اگر کھیتران صاحب کو ضرورت ہے تو ہم یہ محکمہ دے سکتے ہیں لیکن گزارش یہ ہے کہ اگر اس وقت وہ خود ماہر اقتصادیات نہیں ہیں دوسروں پر اٹیک کرنا اس کا حق نہیں ہے

جناب محمد اسلم خان رئیسانی جناب اسپیکر صاحب میں کھیتران صاحب سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے جو کہا تھا کہ مولوی عصمت اللہ صاحب ان پڑھ ہے تو میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ یہ الفاظ واپس لیں کیونکہ علماء کرام ان پڑھ نہیں ہوتے بلکہ وہ بھی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں یعنی دین اسلام نے جو ہمیں درس دیا ہے اس میں اقتصادیات یعنی ہر قسم کے تعلیم اور دائرہ کار اور طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے لہذا اس لئے میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

میرباز محمد خان کھیتران میں نے پہلے ہی عرض کیا آپ کو تو میں نے بچایا ہے اور خزانے کا شکریہ ادا کیا ہے تمہیں تو حق نہیں تھا کہ بہرحال یہ ہے کہ میں نے اقتصادیات کی بات کی ہے دینی علم کی قطعاً" بات نہیں کی ہے یہ میں نے کہا کہ ان کو اگر دلی دکھ ہوا ہے تو میں معذرت بھی کرتا ہوں اور الفاظ بھی واپس لیتا ہوں۔

جناب اسپیکر کھیتران صاحب نے الفاظ واپس لے لئے ہیں لہذا Further Proceding چلاتے ہیں۔

جناب اسپیکر میر محمد علی رند صاحب

میر محمد علی رند جناب اسپیکر معزز ایوان اسلام علیکم میں وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے

اچھا بجٹ پیش کیا دوسرا میں اپنے ترقیاتی پروگرام کے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومت کے دور میں جو ترقی نہیں ہوئی ہے میں کہتا ہوں بہ نسبت ان کا ۹۵ فیصد ہو گیا ہے اس کا میں ثبوت پیش کرتا ہوں۔

(ا) تربت مین روڈ کا پیسہ ہو گیا ہے اس کا روڈ منظور ہو گیا ہے اس کا تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے بجلی کا کام مند تربت کا بھی ہو رہا ہے ہمارے اپنے حلقے میں جو کام ہو گیا ہے پرائمری اسکول ہم نے مکمل کیا ہے چار ڈسپنسری مکمل کئے ہیں دو میڈل اسکول اور دو ہائی اسکول تھرڈ پراجیکٹ مد میں ہمارے سات بلڈنگوں پر کام شروع ہو رہا ہے تقریباً" سات لاکھ تین ہزار میں دو بلڈنگ پچاس پچاس لاکھ میں اس پر کام شروع ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اگلے سال تک مکمل ہو جائے گا باقی اپنے حلقے میں ۲۳ ہزار پانچ سو بلڈوزر ہاورز عوام میں تقسیم کئے ہیں ابھی کام کافی ہو گیا ہے باقی کچھ رہ گیا ہے بلکہ میں نے بہت سارے چھوٹے موٹے کام کر لئے ہیں اور اس سال نسبتاً" ہمارا کام زیادہ ہو گیا ہے' جناب ڈاکٹر مالک نے کل بولا الاٹمنٹ کے مسئلے پر الاٹمنٹ کے ہم نے سارے بلوچستان کے کمشنروں ڈپٹی کمشنروں کو میں نے ہدایات کی ہے کہ وہ اپنا ریکارڈ بھیج دیں تاکہ میں اس میں چھان بین کر کے اس میں جو ناجائز الاٹمنٹ ہوئے ہیں اس کو کینسل کر دوں گا تقریباً" سارے آ گئے ہیں میں اس میں چھان بین کروں گا کیونکہ اس میں کچھ دن لگیں گے پھر میں ایوان کو پیش کروں گا آئندہ اسمبلی اجلاس میں بلکہ جناب ڈاکٹر مالک صاحب نے اپنے دور حکومت میں ترقیاتی پروگرام میں جو ہم نے دیکھا اپنے حلقے میں صرف دو کام کئے ہیں اس نے ایک پرائمری اسکول بنایا ہے ایک کمرے کا دوسرا ایک پرائمری اسکول ایک کمرے کا نمکور میں بنایا ہے اور کام میں نے اس کا نہیں دیکھا ہے دو بڑے کام میں نے دیکھے جو پچاسی ۸۵ میں جام مرحوم کے وقت میں ایک پروجیکٹ ہم لوگوں نے بنایا تھا سیٹلائٹ ٹاؤن تربت میں ہزار گز کا ہم لوگوں نے فیصلہ کیا جب دوسرا گورنمنٹ آیا تو اس نے پھر سو گز کر دیا ہے ہزار گز کاٹ کر چھ سو گز کر دیا ہے بیس آدمی ہمارے پاس شکایت لائے ہیں ہم نے فیصلہ بھی دیا ہے مگر اس نے دوسرے لوگوں کو بیچا ہے باقی دوسرا بڑا کام کیا ہے کرم اللہ تھا اسی لوگوں نے بمباری کر کے غریب لوگوں کو مروایا ہے اور ڈپٹی کمشنروں نے وہاں نہ کوئی باغی پکڑا نہ کوئی اسلحہ پکڑا بلکہ غریب لوگ تباہ و برباد ہو گئے پھر کچھ بے گناہوں کو پکڑ کر جیلوں میں بھیج دیا ہے یہی کام میں نے دیکھا ہے باقی اور کام اگر اس نے کیا ہے اس کی حکومت تھی مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس نے کیا کام کیے ہیں اس کا پروگرام کیا ہے یہ بھی مجھے دکھائیں۔ (السلام علیکم)

ڈاکٹر عبدالمالک جناب ایک چیز کی اگر آپ ایکسپلین (Explain) کریں میں تفصیل میں نہیں

جاؤں گا محمد علی صاحب نے یہ کہا کہ جی میں الاٹمنٹ کی چھان بین کر کے ان کو کینسل کروں گا اسمبلی کے فلور پر کیا ڈیسیشن (Decision) ہوا تھا اس کی ذرا آپ وضاحت کرلیں تاکہ ان کا استحقاق مجروح نہ ہو باقی جو کچھ میں نے کیا وہ محمد علی صاحب نے بتادیا ہے۔

جناب اسپیکر یہ میرے خیال میں جب وہ پیش کریں گے اس وقت اسمبلی کی ڈیسیشن (Decision) تقریباً سب ساتھیوں کے سامنے ہوا ہے۔

مسٹر محمد علی رند جناب میں پیش کروں گا اگر ناجائز الاٹمنٹ ہوا ہے اس کو میں کینسل کر کے اسمبلی کو پیش کروں گا جائز الاٹمنٹ ہو اس کو ہم کینسل نہیں کریں گے۔

جناب اسپیکر ھاؤس نے فیصلہ کیا ہے کوئی تاریخ مقرر کی ہے کہ اس تاریخ سے وہ الاٹمنٹ منسوخ تصور ہو جب وہ پیش کریں گے تو ہاؤس کا فیصلہ بھی سامنے آئے گا جناب حسین اشرف صاحب آپ فرمائیں گے کچھ۔

مسٹر حسین اشرف جناب اسپیکر کوئی ایسی تیاری تو نہیں کی میرا تو صرف یہ خیال تھا کہ ہاتھ اٹھاؤں گا بس ٹھیک ہے سب۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر واجہ حسین اشرف صاحب کل ہی تیاری کریں گے اگر آپ اجازت دیں تو! (مداخلت)

مسٹر حسین اشرف کسی اور اجازت دیں اگر ضروری ہے تو انشاء اللہ میں بھی کل بولوں گا۔

جناب اسپیکر آپ کا نام آپ نے لکھوایا ہے اس لئے۔

مسٹر حسین اشرف نہ میں نے کسی کو کہا ہے نہ مجھے تقریر کرنے کا وہ تھا۔

جناب اسپیکر جناب ارجن داس صاحب

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر بجٹ پر عمومی بحث کرنے سے پہلے میں ایک پارلیمانی روایات اور اصول کی بات آپ کے نوٹ میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سے قبل چونکہ یہ اعزاز سات سال سے مجھے میرے عوام نے بخشا ہے میں ہمیشہ یہ دیکھتا آیا ہوں کہ جب بھی بجٹ اجلاس ہو یا کوئی دوسرا اجلاس ہو قائد ایوان جب تک بیٹھے رہتے ہیں تو وزرا کرام مشیران کرام اس کے ساتھ اپنا بیٹھنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن میرے خیال میں چار یا پانچ وزراء کرام اس وقت تشریف رکھتے ہیں چلئے اس بات پر میں اپنی ہمدردی بھی وزیر اعلیٰ کو پیش کرتا

ہوں میرے خیال میں کہ صرف وزیر اعلیٰ ہوتے پھر بھی میں اپنی تقریر جاری رکھتا۔

جناب اسپیکر میرے خیال میں آپ تقریر کریں اگر کورم ٹوٹا ہوا ہو پھر آپ کہیں

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب کورم تو ٹوٹا ہوا ہے اگر ہم نکل جائیں کورم ٹوٹا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب اس چیز کے بارے میں بار بار کہنے کے باوجود آپ چیک کر سکتے ہیں کہ وزیر صاحبان کتنے بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کو عوامی امور سے کس حد تک دلچسپی ہے دیکھیے اس وقت بجٹ پر بات ہو رہی ہے بلوچستان کی تقدیر پر بات ہو رہی ہے اور پھر ہمارے وزیران کرام اکثر چھٹی پر ہمیں اور جو اس ٹائم بجٹ پر آئے ہوئے ہیں وہ اپنے کمروں میں چائے پی رہے ہیں، تاہم وزیر اعلیٰ کو میں اپنی ہمدردی پیش کرتا ہوں، وہ تو مخلص شریف اور بڑے ہی ہمارے اعلیٰ وزیر اعلیٰ ہیں۔

میر ظفر اللہ امیر زمان ارجن داس صاحب وضاحت کر لیں کہ اس کا کریم نوشیروانی جیسی ہمدردی ہے یا اور ہمدردی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب ہمدردیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں کچھ زبان کی ہوتی ہیں کچھ دل کی ہوتی ہیں وہ آپ ہی میرے خیال میں اس چیز کا فیصلہ کرپائیں گے کہ یہ ہمدردی زبان کی ہے یا دل کی ہے آپ اس ٹائم علماء ہیں بہرکیف جناب اسپیکر صاحب بجٹ ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے میں عرض کروں گا کہ جناب محترم وزیر خزانہ صاحب نے اپنی بجٹ سپیچ میں بلوچستان کے عوام کو گیارہ ارب دس کروڑ کا بجٹ دیا ہے لیکن میں وزیر خزانہ صاحب سے تفصیل کے بارے میں استفسار کروں کہ جو نقشہ انہوں نے پیش کیا ہے اس میں ۴ ارب روپے کی بات تو انہوں نے مختلف محکمہ جات کے حوالے سے بار بار کہتے ہیں کہ نئے اسکول بنائیں گے نئے اسپتال بنائیں جائیں گے وغیرہ وغیرہ مگر باقی ساڑھے سات ارب روپے کے تصرف کا ذکر وائٹ پیپر میں ہمیں تو کم سے کم ذکر تو ان کا نہیں ملتا کہ یہ کہاں خرچ ہوں گے نہیں نواب صاحب آپ کی ذات سے یہ توقع نہیں ہے باقیوں کے بارے میں بہرکیف زیر بحث بات نہیں ہے جناب اسپیکر بجٹ پر عام بحث کے حوالے سے گزارش کرون گا کہ حسب سابق ہمارے سوشل سیکٹر زیادہ توجہ ہے دوسرے الفاظ میں وسائل سے محروم رہا یہ بجا کہ ہمارے بجٹ کا زیادہ حصہ قرضوں کی واپسی کے لئے مختص ہوا کرتا ہے سوچنے کی بات ہے کہ قرضوں کی ضرورت سے آخر ہم کب آزاد ہوں گے کہ وقت کے ساتھ ساتھ معاشی و سماجی ڈھانچے کی بنیادی خرابیاں دور نہیں کی جاسکتی ہیں جناب اسپیکر آج کے دور میں یہ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ایسا معاشرہ معاشی خود کفالت کی منزل حاصل کرلے گا

جہاں تقریباً ۸۰ فی صد عوام ناخواندہ ہوں ساٹھ فیصد عوام کو پینے کا صاف پانی میسر نہ ہو اور آبادی کی اکثریت بنیادی طب کی سہولتوں سے محروم ہوں' جناب اسپیکر صاحب حقیقت تلخ ہوتی ہے جناب اسلم بزنجو صاحب کو شائد اب تک تو حقیقت سامنے آ رہی ہے جی آپ صبر تو کریں جناب اسپیکر صاحب معاشی خوشحالی کا خواب صرف اسی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے کہ آپ غیر ترقیاتی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ کمی کریں اس طرح قرضوں پر انحصار کم ہو گا یوں سماجی شعبے کے لئے وسائل میسر ہوسکیں گے جناب اسپیکر صاحب ہمارے مسائل کا حل یقیناً" معیاری تعلیم کا فروغ صحت کی ترقی اور امن و امان کی بحالی ہے۔ جس میں میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس وقت کی موجودہ حکومت برسراقتدار ہے وہ ناکام رہی ہے میں اس کے حوالے سے امن وامان کی بات استفسار سے کہوں گا کیونکہ اس پر ہمارے دوست آنریبل کولیگ حاجی علی محمد نوتیزی صاحب نے کچھ باتیں کی ہیں میں تو جناب اسپیکر صاحب اتنی سی بات کروں گا کہ وہ مثالی امن و محبتیں وہ خلوص اور وہ روایات جو بلوچستان کا مقصد تھا بلوچستان کی ایک خوبصورت روایت ہوتی تھی' اس اٹھارہ ماہ کی گورنمنٹ آپ کی حکومت نے یقیناً" وہ بلوچستان کی اس محنت کش غریب اور غیور عوام سے یہ آپ چھین کر اس کے بدلے میں جو تحفے دیئے ہیں اس کے بارے میں ذکر ہمارے ایک دوست ایک ممبر نے کئے ہیں میں تو اس موجودہ حالات کو اس موجودہ نظم و نسق اس موجودہ صورت حال کو ایک شعر میں مترجم کرنے کی کوشش کروں گا بلکہ یہ کہوں گا

مسٹرارجن داس بگٹی

ختم کرو یہ فسانہ اب ——— اپنے گھر کو نہ جلانا اب
اے میرے شر اذیت کے خدا ——— سرخ منظر نہ دکھانا اب

جناب اسپیکر صاحب اگر ہم بجٹ کی تفصیل میں جائیں تو یہ تفصیل اتنی لمبی ہے یہاں چار پانچ منسٹرز بیٹھے ہیں شاید وہ بھی ادھر ادھر نکل گئے ہیں چائے پینے کے لئے لہٰذا میں اختصار سے کہوں گا خدا کرے کہ وہ امن وہ محبت وہ رواداری وہ روایات جو آج سے قبل ماضی کی برسراقتدار حکومت میں ماضی قریب کے دوران تھی واپس لوٹ آئے یقین جانیئے دوسرے صوبوں کے لوگ ہمارے اس صوبے میں چلے آتے تھے جناب اسپیکر آپ کی توجہ چاہتا ہوں آپ کی توجہ وہ وزرائے کرام کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو محو گفتگو ہیں وہ سننا نہیں چاہتے تو بے شک وہ بھی چلے جائیں اور چائے پئیں

جناب اسپیکر آپ بجٹ سے متعلق تقریر کریں بجٹ کی طرف آئیں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر بجٹ پر بولتے ہوئے ہم ہر معاملے پر بول سکتے ہیں میں آغاز میں امن و امان بہتر بنانے کے بارے میں کہا میں امن وامان مزید بہتر بنانے کی بات کی ہے جناب اسپیکر دوسرے صوبوں کے لوگ ہمارے ہاں چلے آتے تھے لیکن آج میرے خیال میں ہمارے صوبے کے لوگ اپنی راتیں کس طریقے سے گزارتے ہیں وہ میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں۔ بہرحال جس طرح آپ کی ہدایت ہے میں مختصراً اس کو ایک شعر میں پیش کروں گا کہ

لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو
دور ماضی کے دکھا پھر وہ صبح و شام تو

جناب اسپیکر جہاں بجٹ کی بات آتی ہے تو میں مرکزی حکومت کی طرف آتا ہوں موجودہ مرکزی حکومت جس فراغ دلی سے ترقیاتی فنڈز مہیا کر رہی ہے اخباری رپورٹس تو یہی ہیں اگر اس کا بغور تجزیہ کیا جائے تو تمام حقیقت واضح ہوجاتی ہے جتنے بھی فنڈ ز آرہے ہیں وہ ترقیاتی اسکیموں پر خرچ ہونے کی بجائے موجودہ حکومت کو دوام بخشنے پر صرف ہورہے ہیں۔ اور حکومت کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح منظم اور متحد کرنے کے لئے صرف کررہے ہیں جناب اسپیکر بڑے دکھ اور افسوسناک بات ہے ہمارے عوام اس بات کے متقاضی ہیں انہوں نے ہمیں منتخب کرکے ہمیں اس متبرک ایوان میں بھیجا ہے تاکہ ہم ان کی چارہ جوئی کریں ان کے اشک شوئی کریں ہم ان کے دکھ بانٹیں ہم بھوک افلاس اور بیروزگاری کو رفع کرنے کی بات تو کرتے ہیں لیکن میں بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ اس وقت صرف وزرائے کرام کو حلف دیتے ہیں اور ان کو اچھے روزگار فراہم کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ محترم کے حوالے سے اخبار میں آیا تھا کہ میں تو میرباز خان کھیتران صاحب کو بھی لینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اس کے لئے تیار ہیں لیکن اس میں مرکز حارج ہے جناب اسپیکر صاحب میں وزیر اعلیٰ صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہمارے محنت کش اور غریب عوام جن کی ترجمانی کرتے ہوئے عوام کا مترجم ہونے کے ناطے میں یہ کہوں گا کہ بلوچستان ایک غریب صوبہ ہے اتنے وزرائے کرام اتنے مشیران کرام کی کیا ضرورت ہے؟ کروڑوں اور اربوں روپے کی گاڑیاں اور پیجارو اور لینڈ کروزر بنگلے ان کی تزئین و آرائش نمود و نمائش کیا ہمارا یہ غریب صوبہ بلوچستان اس کا متحمل ہوسکتا ہے لہٰذا میں جذبات کی عکاس کروں گا اپنے محترم وزیر اعلیٰ سے کہوں گا کیونکہ وہ بڑے غور سے میری باتیں سن رہے ہیں حقیقتیں تلخ ہوتی ہیں لیکن یہ ہمارا فرض ہے جناب اسپیکر ہم نے یہاں اپنے عوام کی نمائندگی اور ان کی ترجمانی کرنے کا حلف اٹھایا ہوا ہے یہاں بلوچستان کی غربت اور پسماندگی کی ترجمانی

کریں میں تاریخ کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے پہلے دنوں میں جب اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی انہوں نے فرمایا تھا وہ باتیں اس ٹائم بھی میرے ذہن میں محفوظ ہیں انہوں نے کہا کہ پورے بولان پاس میں جب میں غریبوں کے قافلے اونٹوں پر دیکھتا ہوں تو میری آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں۔ اگر میں کسی بچے کو اسکول جاتے ہوئے نہیں دیکھتا تو میری آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں تاہم میں بڑے ادب سے ان سے پوچھتا ہوں کہ ان کے وہ جذبات اب کہاں چلے گئے ان اٹھارہ ماہ میں وہ جذبات کیوں ماند پڑ گئے ؟ جناب اسپیکر حکومت آنی جانی چیز ہے کرسیاں آتی جاتی رہتی ہیں تاریخ شاہد ہے بڑے بڑے حکمران آئے اور چلے گئے وہ اپنا وقت مکمل کر گئے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ اگر وہ چلے بھی گئے تو عوام ان کو اب بھی یاد کرتی ہے اور ان کے پس پشت عوام ان پر آنسو بھی بہاتی ہے یہ تاریخ کی زینت بن جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر بلوچستان کے عوام کی اس بارے میں پسماندگی چیخ چیخ کر پکارتی ہے اور مطالبہ کرنا چاہتی ہے کہ آپ ہماری سنیں جناب والا آپ نے ان اٹھارہ ماہ کے دوران محبتوں کو نفرتوں میں بدل دیا جو ہماری ایسی روایات تھیں ان کو آپ نے پس پشت ڈال دیا اور آج اس وقت ہم یہ دیکھ رہے ہیں ہمارا یہ ہردلعزیز ملک ہمارے اس ملک کی ہردلعزیز زمین جس نے ہمیں جنا ہے اس چیز کے بارے میں ہم سے یہ پوچھتی ہے کہ کیا حکمرانی کے یہی تقاضے ہیں پچھلے دنوں میں بڑی دکھ سے یہاں کہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان کے عزیز ترین بھائی جن حالات کے نظر ہوئے ہماری جن ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی مانگیں اور سندور اجڑے ان کے بچے اس ٹائم یتیم ہو گئے' میں سمجھتا ہوں جناب اسپیکر ان کی کمی پوری نہیں کی جا سکے گی وہ اس بارے میں یہ پوچھتے ہیں کہ آخر کیوں۔ یہ تحفے موجودہ حکمران ہمیں دے رہے ہیں؟

جناب والا! میں اس بات پر دوبارہ مجبور ہو رہا ہوں کہ اپنے جذبات کی عکاسی پھر ایک شعر سے کروں

کوئی پیرا ہن تار محتسب سے بچا
دراز دستی پیر مغاں کی نظر ہوا

جناب اسپیکر ملکوں کی مادی و روحانی ترقی کا راز ان کے حاکموں کی اہلیت اور دیانت اور حب الوطنی پر منصور کیا جاتا ہے لیکن ہم جو لوگ تیسری دنیا کے لوگ ہیں وہاں یہ خواص بہت کم ہیں یا بالکل مفقود نظر آتے ہیں اور ہمارا صوبہ بلوچستان ان اٹھارا ماہ میں زیادہ نمایاں نظر آرہا ہے حالانکہ بلوچستان کی یہ سرزمین اوائل سے امن آشتی رواداری اخوت اور قول پروری کے سلسلے میں ضرب المثل کا درجہ رکھتی تھی۔

جناب اسپیکر! موجودہ حالات میں ان خواص کی روشنی میں تجزیہ کرتے ہوئے یہ کہوں گا کہ یہ سرزمین تو وہی ہے لیکن حکمران اس کے برعکس ہوگئے ہیں جو کہ افسوس کا مقام ہے اور یہاں کے غریب عوام جو نہایت خستہ حال زندگی گزار رہے ہیں یہاں کی سڑکیں انتہائی خستہ حالت میں اور کچی ہیں۔ لوگ اب بھی سائنسی دور ہوتے ہوئے صاف صاف پانی سے محروم ہیں۔

جیسے صدیوں پہلے تھے اب بھی وہی حالات ہیں صحت عامہ کی سہولتوں سے ایسے نابلد اور دور رکھے جارہے ہیں جس طرح قرون وسطی میں زندگی بسر کرتے تھے حالانکہ اس ترقی یافتہ دور میں ایسا نہیں ہونا چاہیے نئی ایجادیں سامنے آتی رہتی ہیں۔

جناب اسپیکر! جیسا کہ وزیر خزانہ صاحب نے فرمایا کہ ۹۳-۱۹۹۴ء کے دوران صرف تعلیم آبنوشی سے ۸۱ کروڑ ملیں گے جب کہ حکومت ۲۷ کروڑ اپنا حصہ ڈال کر ۱۰۸ کروڑ خرچ کرے گی اس کے لئے کسی جگہ کے لئے بھی کسی خاص جگہ کے لئے پالیسی وضع نہیں ہے میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروں گا کہ یہ کن کن اسکیموں پر خرچ ہوگی اگر میں نے ۱۰۸ کروڑ کی خطیر رقم کے متعلق نہیں پوچھا تو یہ بھی جرم ہوگا

جناب اسپیکر! میں یہاں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں جیسے ہمارے ممبر تو تیزئی صاحب نے بھی کہا ہے کہ بس ٹرک اڈہ جو کہ ایک نامنظور شدہ اسکیم ہے اور اس پر تقریبا" پانچ کروڑ اور ۲۲ لاکھ خرچ کئے جاچکے ہیں اور مزید خرچ کرنے کا پروگرام ہے اور پانچ کروڑ ۲۲ لاکھ خرچ کرتے ہوئے جو کہ ڈی جی کوئٹہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی تھی ان کو او ایس ڈی کیا گیا۔ میں ان کے حوالے سے یہ بات کہنا فرض سمجھتا ہوں کہ کار بد کرے انسان تو تہمت دوسرے انسان پر لادو میں کہتا ہوں کہ ڈی جی کی بجائے کیا مسٹر کیو ڈی اے او ایس ڈی نہیں کیا جاسکتا

جناب اسپیکر! جبکہ چیک اینڈ بیلنس کے ذمہ دار آپ ہیں حکمران آپ ہیں یہ آپ کا فرض ہے

میر ہمایوں خان مری جناب والا یہاں معزز ممبر تقریر کر رہے ہیں اور ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ معزز ممبر کی اس تقریر کو حکومت والے سنتے موجود ہوتے اگر یہاں سے اپوزیشن والے اٹھ جائیں کورم ٹوٹ جائے گا ہونا تو یہ چاہئے کہ وہ اپوزیشن کی بات کو سننے کی سکت پیدا کریں اور دیکھیں کہ اپوزیشن والے کیا کہہ رہے ہیں اپوزیشن والے سارے بیٹھے ہیں ان کو احساس ہونا چاہیے۔

میر باز محمد خان کھیتران جناب اسپیکر' وزیر اعلیٰ اور مسٹر کیو ڈی اے تو بیٹھے ہوئے ہیں جن کے متعلق بات ہو رہی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر! میر باز خان اس وقت اس بات پر انس بھی رہے ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں اب تو ان کی کرسی ہمارے نزدیک ہے میں ان کی ہی تقریر کے حوالے سے ایک بات کروں گا۔

جناب اسپیکر آپ بجٹ سے متعلق بات کریں

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے سی ایس پی' اور ڈی ایم جی افسران کی بات کی ہے ان کو چیک اینڈ بیلنس دینا تو موجودہ حکمرانوں کا کام ہے جناب اسپیکر حکمران تو اس وقت پیجارو میں بڑی بڑی گاڑیوں میں عیش و عشرت میں پڑے ہوئے ہیں اور اگر کسی کے عیش و عشرت میں روڑا اٹک جائے تو بیورو کریٹ مورد الزام ٹھہریں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے

جناب اسپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سال ۱۹۹۲۔۱۹۹۱ء کا سالانہ پروگرام کے لئے ۳۳۷ روپے کمگیے جا چکے تھے اگرچہ یہ رقم سال کے شروع میں ۳۹۰ کروڑ تھی اور مرکزی حکومت کی طرف سے کٹوتی کی وجہ سے ۳۳۷ کروڑ رہ گئی ہے لیکن تاحال اپنے علاقوں میں اسکیمات کو دیکھیں تو کوئی بھی اسکیم ہم کو زمین پر نظر نہیں آتی ہے لیکن حکومت کا دعویٰ ہے کہ یہ رقم ۳۰۰ تک خرچ کی جائے گی لیکن ہمارا تجربہ اور نظریہ یہ کہتا ہے کہ یہ رقم صرف ۱۰۰ کروڑ کے قریب خرچ ہوسکتے ہیں باقی ۲۳۷ کروڑ کا یہ حکومت اور یہ ایوان کیا کرے گی۔

جناب والا! میں بجٹ کے حوالے سے بات کروں گا کہ تعلیم کا شعبہ ان بنیادی ضروریات میں اولین حیثیت رکھتا ہے اور جو علم و آگہی ترقی میں ریڑھ کی ھڈی کی حیثیت کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

لیکن اس ضمن میں حکومت نے کوئی توجہ نہیں کی اور اپنے فرائض میں کامیاب ہوتی نظر نہیں آتی ہے۔ بلوچستان یونیورسٹی جو کہ سال کا بیشتر حصہ بند رہنے کی وجہ سے توجہ کی طالب ہو چکی ہے دو فنی کالج بھی بند رہے ہیں جو کہ کوئٹہ اور خضدار میں ہیں وہ اپنے پیشہ ورانہ معیار پر پورے نہیں اترے ہیں عملی معیار نقل اور کلاشنکوف کی جانب رواں دواں دکھائی دیتا ہے جس سے آپ بخوبی آگاہ ہیں اور اس شعبے میں استاد اور پروفیسر صاحبان کی عزتیں تک غیر محفوظ ہو چکی ہیں جس کا ثبوت متعلقہ اداروں کے ریکارڈ اور پولیس کی فائلوں میں موجود ہے جناب اسپیکر یہ ایک بدنما دھبہ ہے جو کہ ایک ذی شعور انسان کے لئے لمحہ فکریہ ہے وزیر خزانہ نے تعلیم کے لئے ایک خطیر رقم تو ضرور رکھ دی ہے۔

جناب اسپیکر اگر وزیر خزانہ صاحب کو ناگوار نہ گزرے کیونکہ مجھے بہت احترام ہے ان کا وہ ہمارے محترم ہیں تو میں عرض کروں گا کہ آپ نے بجٹ ۱۹۹۳ء ۱۹۹۲ء میں تعلیم کے شعبہ میں ایک خطیر رقم تو ضرور رکھی ہے مگر میں

عرض کروں گا کہ خطیر رقم سے اور نئی بلڈنگوں سے آپ معیار تعلیم کو بلند نہیں کر سکتے ہم سب کو مل کر اور اگر ہم واقعی مخلص ہیں اور ناخواندگی کے سلسلے میں سنجیدہ ہیں تو ایک جامع منصوبہ بندی سے ہی معیار تعلیم کو بلند کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں میں چند تجاویز آگے چل کر کے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا بشرطیکہ آپ اپوزیشن کی باتوں کو راست اور سچ کا درجہ دیں ویسے روایات آپ نے یہ رکھی ہے کہ اگر اپوزیشن کی طرف سے کوئی بات ہو اسے آپ نے ماننی نہیں ہے جناب اگر آپ نے صحت کے لئے تو رقم اچھی رکھی ہے لیکن حقیقت کچھ اس سے مختلف ہے صحت عامہ کی بات آئی ہے تو میں سمجھتا ہوں اور بلوچستان کے عوام اس بات کی گواہ ہیں کہ ناقص پالیسیوں اور جامع منصوبہ بندی نہ ہونے کی بناء پر آج مختلف بیماریوں کا تناسب روز افزوں ہے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے کوئٹہ جو ایک خوبصورت شہر تھا آپ بات تو کیلیفورنیا کی کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب میں تو وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر خزانہ صاحب سے یہ کہوں گا کہ آپ اسے کوئٹہ ہی رہنے دیں خدا کرے کہ یہ وہ کوئٹہ ہو جو پہلے ہوا کرتا تھا اب تو وہ کوئٹہ کیا اب اس کی خوبصورتی کی کیا اب تو گندگی ہی متوقع ہے سڑکوں کی حالت نالیوں کی ناگفتہ بہ حالت 'اسٹریٹ لائٹس کی حالت مین ہولوں کی بربادی گندے پانی کی نکاسی کی حالت اور ڈھکنوں کا اندارو 'پچھلے دنوں ایک اخبار میں ایک بھینس ایک مین ہول میں پھنسی ہوئی تھی اور چیخ چیخ کر فریاد کر رہی تھی وزیر خزانہ صاحب آپ کہاں ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب آپ کہاں ہیں۔ جناب اسپیکر ماحول کی کثافت اگر روز مرہ میں کس کس بات کا حوالہ دوں جس سے متعدی امراض پھیل رہی ہے جس سے جانڈس 'ملیریا 'گلہ کی بیماریاں 'وائرس انفیکشن اور دیگر متعدی امراض میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا جارہا ہے اور پھر اس پر طرہ مریضوں اور مسکینوں کی آہیں اور ان کے لئے باقاعدہ صحیح انتظام نہ ہونا ایک پانچ سو بستروں کی ایک ہی ہسپتال میں مریض فرشوں پر پڑے ہوئے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں مریضوں کو ادویات بھی دستیاب نہیں جب کہ کروڑوں روپے جو سرے سے ہی گورنمنٹ اسٹوروں پر پہنچ پاتیں اور اگر کچھ بچی کچھی ادویات گورنمنٹ اسٹوروں پر پہنچ جاتی ہیں تو وہ بازار کے اسٹوروں کی زینت بن جاتی ہیں جناب اسپیکر صد افسوس کہ ایک غریب دکھی مریض گھر سے تو چلتا ہے ہسپتال علاج معالجہ کے لئے مگر ہسپتال سے اپنے ساتھ مزید کچھ امراض لے آتا ہے تنگ دستی اور تہی دستی کے کیا یہی ہے آپ کی خدمت کا دعویٰ کیا یہی ہے آپ کی صحت کی پالیسی 'وزیر صحت موجود نہیں ہیں اور سابقہ وزیر صحت بھی موجود نہیں ہے لیکن جناب اسپیکر صاحب وزراء کے بلند و بانگ دعوؤں کی حد تک تو درست ہیں مگر حقیقت اس کے برعکس کچھ دن قبل میں نے عبدالحمید خان صاحب کا ایک بیان پڑھا تھا انہوں نے فرمایا تھا کہ اس وقت بھی چمن

میں بی ایچ یو (B.H.U) وغیرہ کی بلڈنگیں موجود ہیں لیکن اسٹاف ندارد' ان بلڈنگوں کو بیت الخلا کے استعمال کیا جارہا ہے' جناب اسپیکر آپ صحت کے معیار کے ہم کو دیں تعلیم کا معیار ہمیں دیں' بلوچستان کے عوام کو معیار چاہیے نئی بلڈنگیں نہیں چاہیے' اور نئی ڈسپنسریوں سے آپ صحت کا معیار درست نہیں کرسکتے۔ جناب اسپیکر صاحب

میں صحت کے حوالے سے یہ تجویز دوں گا کہ یا تو آپ پراونشل ہسپتال کو پانچ سو چھ سو بستروں سے بڑھا کر کے تقریباً" جیسے ہمارے ڈویژنل ہسپتال ہیں دوسرے صوبوں کے ملتان کے حوالے سے بات کروں گا کہ وہاں پر نشتر ہسپتال ہے ڈویژنل ہسپتال ہے پراونشل ہیڈ کوارٹر تو وہاں تقریباً ۱۸۰۰ اٹھارہ سو بستر اس وقت مہیا ہیں اور پھر اس سے ہٹ کر جناح ہسپتال کراچی میں تقریباً" دو ہزار بستروں کا انتظام موجود ہے اور پھر دکھ میں یہ کہتا ہوں جناب اسپیکر صاحب کہ وزیر اعلیٰ صاحب ایک نرم دل اور نیک انسان ہیں میں تو ان سے کہوں گا کہ آپ کی رحم دلی کہاں گئی آپ سے روٹ تو نہیں گئی' ؟ جناب کارڈیالوجی وارڈ میں ایک دن میں گیا تو وہاں پر میں نے دل کے مریضوں کو فرش پر پڑے دیکھا' دل کے مریضوں کو جناب بڑا افسوس ہوتا ہے آپ کے ان پالیسیوں کو دیکھ کر کے اور اس وقت محکمہ صحت کن کاموں میں مصروف ہے جناب صرف تقرریاں اور تبادلے پر لاکھوں کروڑوں روپے صرف ہوتے ہیں صرف ان تقرر اور تبادلوں کی زینت بن رہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب ہمیں یہ بات کہتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے کہ ہم بلوچستان کی بلکہ پاکستان کی واضح اپوزیشن ہیں ہم نے عوام کی ترجمانی کرنی ہے عوام کی آنسو اور عوام کے جذبات کو اس مقدس ایوان میں آج کے ان حکمرانوں کے گوش گزار کرنا ہے خدا کرے کہ ان کے گوش وا ہوں بند نہ ہوں جناب اسپیکر صاحب میں اس بجٹ کے حوالے سے یہ بات بھی عرض کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ پورے پاکستان میں کچی آبادی کی اسکیمات لوکل گورنمنٹ کے تحت کی جاتی مقصود ہیں اب پورے بلوچستان میں سوائے کوئٹہ کے کچی آبادی کی اسکیمات لوکل گورنمنٹ سرانجام دے رہی ہے لیکن وزیر اعلیٰ صاحب نے لوکل گورنمنٹ میونسپل کارپوریشن سے کچی آبادی کے چار کروڑ روپے لے کر کیوڈی آے (QDA) کے اربن ڈویلپمنٹ (Urban Development) کو دے دیئے ہیں جب کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں موجود ہے کہ کسی دوسرے محکمہ کو فنڈ دینے سے قبل صوبائی اسمبلی سے اس کی منظوری لی جاتی ہے جناب اسپیکر صاحب شائد وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے کیوڈی اے کے منسٹر صاحب پر زیادہ مہربان ہوئے ہیں جناب اسپیکر میں بجٹ کے حوالے سے وزیر خزانہ صاحب کو بہت ہی اہم بات عوام کے مفاد عامہ کی کہنا چاہتا ہوں کہ اس موجودہ بجٹ

۹۳-۱۹۹۲ء شعبہ صنعت میں پچھلے سات سالوں سے ایک اسکیم کوئٹہ انڈسٹریل اسٹیٹ کے نام سے ہر سال اے ڈی پی کی تو زینت بنتی ہے لیکن تاحال اس میں نہ تو کوئی انڈسٹری لگی ہے اور نہ ہی اسمیں کوئی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے' بلکہ ۹۳-۱۹۹۲ء کی اے ڈی پی میں اس مد میں اس قدر رقم خرچ کی گئی ہے کہ اس کی تکمیل ہماری اے ڈی پی کی کتاب جسے وزیر خزانہ صاحب نے مہیا کی ہے صفحہ نمبر ۴۲ میں آپ اسکیم نمبر ۱۲ میں آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ۱۵٪ فیصد اسکیم کی تکمیل دکھائی گئی ہے جناب ایک سو فیصد تو ہم نے سنا ہے کہ اسکیمیں مکمل ہوا کرتی ہیں لیکن ۱۵٪ پرسنٹ ماشاء اللہ صاحب آپ دیکھیں میں تو عرض کر رہا ہوں صفحہ نمبر ۴۲

جناب اسپیکر ہمارے ہک ۱۵٪ ہے بہرکیف خدا کریں کہ ۱۵٪ ہو جائے تو میں عرض کر رہا تھا

نواب محمد اسلم خان رئیسانی جناب اسپیکر ایک منٹ ہم اسے دیکھ لیں یہ عجیب بات کہہ رہے ہیں ۱۵٪ فیصد یعنی ہم کہتے ہیں کہ کام ۱۱۰ فیصد ہو جائے گا ان کی تقریر ۱۳۰ فیصد اچھی ہے لیکن ہم دیکھ لیں کہ آیا ۱۵٪ فیصد......

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر میں معزز رکن کو اجلاس کے بعد دکھا دوں گا اس قسم کی ترقیاتی اسکیموں کو کس زمرے میں شامل کریں یہ حکومت کی کارکردگی کی انتہا ہے ایک طرف کوئٹہ جہاں گیس بجلی اور دیگر سہولیات کی موجودگی میں کوئٹہ انڈسٹریل اسٹیٹ نہیں چل پا رہا لیکن ہمارے صاحب اقتدار ڈیرہ مراد جمالی میں دو کروڑ چھ سو چھبیس لاکھ روپے کے خرچے سے ایک اور انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کرنا چاہتے ہیں اسی طرح کی منصوبہ بندی ہماری نظر میں صرف اور صرف میں تو یہ عرض کروں گا کہ آپ بلوچستان کو انڈسٹریل اسٹیٹ بنائیں لیکن کوئٹہ جو کہ سرفہرست ہے اس کو ترجیح دیں۔ جناب اسپیکر میں اپنی تقریر کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ اس قبل ہمارے دوست فرما چکے ہیں کہ ترجیحاتی پروگرام میں آپ نے اپنی تقریر میں یہ بات کی ہے مساویانہ طور پر تمام ممبران اسمبلی کی رائے اور تجاویز کی ہمیشہ بات کی ہے (اے ڈی پی) گواہ ہے کہ اپوزیشن کے ممبران سے سراسر بے انصافی اور ایک سخت ٹریٹمنٹ یا ایک جو میں سمجھتا ہوں جو خود ہی آپ اس بات کی تردید کر رہے ہیں کہ جو بات آپ خود فرما رہے ہیں کہ مساویانہ طور پر ہم تو وزیر خزانہ صاحب کو یہ عرض کریں گے کہ خدا کریں کہ آپ مساویانہ طور پر چل سکیں اس اے ڈی پی میں میرے خیال میں تمام ممبران کے لئے اٹھائیس لاکھ سنگل روڈوں کے لئے ۷۰ لاکھ آپ نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور پچاس لاکھ ایری گیشن اسکیموں کے لئے انہوں نے تو دے دی ہیں بلوچستان بھی ہمارا ہے جہاں بھی جو بھی حلقہ ہمارے معزز ممبر کا ہوگا وہ ہمارا ہے۔ لیکن کاش آپ اپنی بات

کو رونہ کریں۔ جناب آپ اپنی بات کی نفی خود نہ کرتے ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی طرف سے ہمارے بلوچستان کی عوام کو اسی طرح کے تحفے ملتے رہیں گے لیکن ہم تو اپوزیشن میں ہیں ہمارے حلقہ انتخاب کی وہ آواز جنہوں نے ہمیں منتخب کرکے اس فلور تک پہنچایا ہے وہ اپوزیشن میں نہیں وہ تو صوبہ بلوچستان کے لوگ ہیں میں وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ وہ یہ امتیاز اور ناانصافیوں کا اس ٹائم مظاہرہ کررہے ہیں اس کا جواب ان سے بلوچستان کے عوام لیں گی' اور ہم بھی ان سے پوچھتے ہیں۔

بلکہ اس بارے میں میں یہ کہوں گا

وہ پیڑ گر کے راہ کی دیوار بن گیا
جس پر گمان تھا شجر سایہ دار کا

جناب اسپیکر اس وقت بلوچستان میں ہمارے بہت ساری ایمپلائز ایسوسی ایشن ہڑتال پر ہیں کاش وزرائے کرام کبھی تھوڑا سا وقت اپنی ذاتی کاموں سے نکال کرکے ان کی طرف توجہ دیتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شاید ان کے پاس وقت نہیں ہماری بلوچستان اسمبلی کی ایمپلائز ایسوسی ایشن کچھ دن مکمل ہڑتال پر تھے۔ چاغی کے ملازمین ہڑتال پر ہیں

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب صوبائی اسمبلی سکرٹریٹ کے ملازمین کے بارے میں عرض کہ یہاں پر کوئی ملازمین ہڑتال پر نہیں تھے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر ہڑتال پر تھے ہوسکتا ہے کہ آپ نے انکو منایا ہوگا میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں باقی سکریٹریٹ اسٹاف کی ملازمین کلرک ایسوسی ایشن یا ہمارے دوسرے ملازمین وغیرہ میں تو یہ عرض کروں گا کہ ان کی بدولت ہی آج اس وقت آپ تعین شدہ آرام وہ بنگلوں میں رہ رہے ہیں اور ان کی بدولت آج ہردلعزیز ملک پاکستان عالمی منڈی میں کپاس کا ۳/۱حصہ فراہم کررہا ہے انہی ملازمین محنت کش طبقے کی طفیل جناب میں نے یہ بجٹ دیکھا مجھے بہت دکھ ہوا کہ محنت کش طبقے کے لئے کوئی ایسی ایلوکیشن نہیں رکھا بلکہ وزیر خزانہ صاحب تو اپنے تقریر میں فرماتے ہیں کہ ان کی مطالبات کو مانتے مانتے ہم اس حد تک بارگراں میں آچکے ہیں کہ نہ معلوم ہم کسی بہت بڑے اندھیرے کنویں میں گر جائیں جناب اسپیکر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کریں۔ اس وقت جو مہنگائی کی تکالیف ان کو مل رہی ہیں یا آگے ملنے والی ہے میں ایک بار پھر عرض کروں گا کہ ان کے جائز مطالبات کو تسلیم کرنا آپ کا فرض اول بنتا ہے'

جناب اسپیکر میں اپنی عمومی بحث کو طویل نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ہمارے اور ممبران اس موضوع پر مزید بولیں گے میں نہیں جانتا کہ اس بجٹ کو عوامی امنگوں بجٹ کوئی کہے میں اس کو وزرائے کرام کا بجٹ کہہ سکتا ہوں بیوروکریسی کو میں مورد الزام نہیں ٹھہراتا کیونکہ بیوروکریسی تو ہماری ایک ساتھی ہے۔ وہ تو ہمارے دیئے ہوئے ڈسپلن اور سسٹم پر چلتی ہے اگر حکمران معنف المزاج ہو ایماندار ہو عوام دوست ہو تو بیوروکریسی بھی ان کے ساتھ دینے سے کبھی بھی انکار نہیں کرے گا۔ جناب اسپیکر میں ایک بات آخر میں کہتا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں ہماری مائیں بہنیں ہماری بیٹیاں جو ہماری آبادی کا تقریبا" پچاس فیصد ہے لیکن صد افسوس کہ اس بجٹ میں خواتین کی کسی فلاح بہبود یا کسی بھی ان کے شعبے کو سامنے لانے کی کچھ نہیں کی گئی 'اور نہ ان کے لئے اس قسم کی ایلوکیشن مختص کی گئی یقینا" اس بات کا ہمیں بڑا دکھ ہوا ہے اور جہاں تک اقلیتوں کی بات آتی ہے۔ جناب جانس صاحب تو اس وقت موجود نہیں ہم دو ممبران اقلیت کے موجود ہیں میں عرض کررہا تھا کہ اقلیتوں کے لئے کوئی مخصوص فنڈ ایلوکیشن کی بات اس لئے نہیں کرتا کیونکہ ہمیں یہ حق نہیں تھا تاہم یہ ضرور کہوں گا کہ اس ٹائم ہمارے بلوچستان کا دو فیصد اقلیت کا ہے آپ کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس دھرتی اس مٹی کی پیداوار ہے آخر ان کے بھی مسائل تو ہیں کاش اقلیت کے لئے کوئی مخصوص قسم کا فنڈ رکھتے بلوچستان کے ہندو برادری نے مجھے منتخب کرکے اس مقدس ایوان میں بھیجا میں ان کے حوالے سے یہ بات عرض کروں گا کہ صدیوں سے ہم یہاں رہ رہے ہیں۔ ہماری تمام تر وفاداریاں خلوص اس ملک سے وابستہ ہیں آپ خلوص اور چاہت کا بدلہ دیں یا نہ دیں ہمارا خدا عظیم بر تر ہمیں ضرور دے گا۔ جناب اسپیکر میں جاتے جاتے جناب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں ایک شعر پیش کروں گا

اس قدر قرب رکھتے ہیں زمانے والے
زندگی چھین کے جینے کی دعا دیتے ہیں۔

(شکریہ)

جناب اسپیکر اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ یکم جون ۱۹۹۲ء بوقت صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دن ایک بجکر پیالیس منٹ پر اگلی صبح یکم جون ۱۹۹۲ء کی صبح ساڑے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

......*